روزنامہ
WATTAN
The Urdu Daily
وطن
بڈگام

بدھوار
15 مئی 2024
WEDNESDAY
15-MAY-2024

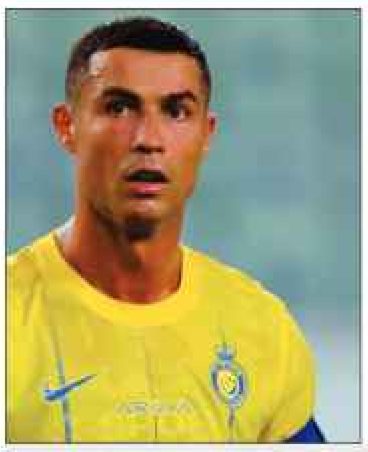

صفحہ 08
رات 10 بجے کے بعد کسی سے بات نہیں کرتے

صفحہ 08
گیری کرسٹن 19 مئی کو جوائن کرینگے

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 107 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 107 ■ جلد: 14 ■

لوک سبھا انتخابات میں مسلسل تیسری بار جیت درج کرنے کے بعد

G7 سمٹ میں شرکت کرینگے

پاکستانی لیڈر اب کانگریس شہزادہ کو وزیر اعظم بنانے کیلئے بے چین: مودی

سرینگر/14 مئی//

لوک سبھا انتخابات میں مسلسل تیسری بار جیت درج کرنے کے بعد حلف لیکر G7 سمٹ میں شرکت کریں گے کا دعویٰ کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس پارٹی امن اور ترقی کی دشمن ہے جبکہ ملک میں ''دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈس کی حفاظت کرتی ہے''۔ انہوں نے کہا کہ ان کے دور اقتدار میں صرف بدعنوانی رشوت خوری میں اضافہ ہوا ہے تاہم بی جے پی نے عہدہ سنبھالتے ہی سب کچھ ٹھیک کر دیا اور ملوثین کے خلاف کارروائی شروع کر دی جس سے اب ان کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے زور دے کر کہا کہ ان کی حکومت کے سرجیکل اور فضائی حملوں نے پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے، اور پڑوسی ملک کے رہنما اب دعا کر رہے ہیں کہ کانگریس شہزادہ "ہندوستان کا وزیر اعظم بن جائے۔ سی این آئی کے مطابق اپنے لوک سبھا حلقہ وارانسی سے پرچہ نامزدگی داخل کرنے سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک قومی انگریزی نیوز چینل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ مجھے پہلے ہی G7 سمٹ کیلئے دعوت نامہ موصول ہو چکا ہے۔ میں سربراہی اجلاس کی تیاری کر رہا ہوں۔ حلف برداری کی تقریب کے بعد میں جاؤں گا۔ انہوں نے کہا ''ہم جانتے ہیں کہ G7 کا اجلاس اٹلی میں ہونا ہے۔ ہمیں دعوت نامہ موصول ہو گیا ہے۔ لیکن، اس وقت، یہ ایک معاملہ ہے جو زیر غور ہے اور ہم اس کی تفصیلات جانیں گے۔ جیسا کہ اور جب ہمارے پاس آپ کے ساتھ اشتراک کرنے.... 101

وارانسی سیٹ کیلئے وزیر اعظم نے پرچہ نامزدگی داخل کئے

وارانسی سے 2014 اور 2019 میں الیکشن جیتے تھے اس بار بھی کڑے مقابلے کی امید

سرینگر/14 مئی//

وزیر اعظم نریندر مودی نے وارانسی سیٹ سے لوک سبھا انتخابات کیلئے پرچہ نامزدگی داخل کی ہے۔ اس سے قبل وہ وارانسی سے 2014 اور 2019 میں الیکشن جیتے تھے۔ پرچہ نامزدگی داخل کرنے کے دوران وارانسی کلکٹریٹ آفس میں کئی بڑے لیڈر موجود تھے۔ سی این آئی کے مطابق لوک سبھا انتخابات کے سلسلے میں وزیر اعظم نریندر مودی نے وارانسی سیٹ سے لوک سبھا انتخابات کیلئے پرچہ نامزدگی داخل کی۔ پرچہ نامزدگی داخل کرتے وقت، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور چار تجویز کنندگان پنڈت گنیشور شاستری، بیجناتھ پٹیل، لال چند کشواہا اور سنجے سونکر بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پرچہ نامزدگی داخل کرنے سے پہلے کال بھیرو مندر میں کی پوجا کی۔ گنگا سپتمی کے موقع پر وارانسی کے دشاسوامیدھ گھاٹ پر ماں گنگا کی پوجا کرنے کے بعد وہ کروز پر نمو گھاٹ پہنچے۔ وزیر داخلہ امت شاہ، بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا، اداکار پون کلیان، مرکزی ریاستی وزیر انوپریہ پٹیل، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے شامل ہیں۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور دیگر وزرائے اعلیٰ اور مرکزی وزرا کے ساتھ ممبران پارلیمنٹ اور ایم ایل ایز نے شرکت کی۔ وارانسی میں بی جے پی کے قومی صدر جگت پرکاش نڈا، مرکزی وزیر راجناتھ.... 102

فارنسک سائنس لیبارٹری کی جدید کاری

محکمہ داخلہ 23 موبائیل وین کی خریداری کریگا

سرینگر/14 مئی//

محکمہ داخلہ نے جموں کشمیر میں فارنسک صلاحیت کی جدید کاری کیلئے 23 موبائل فارنسک وین گاڑیوں کی خریداری کو منظوری دی ہے۔ اس اسکیم کے تحت مرکزی وزارت داخلہ نے 14 کروڑ 95 لاکھ روپے کی نیشنل فارنسک سائنس یونیورسٹی، گجرات کی طرف سے ڈائریکٹر فارنسک لیبارٹری جموں کشمیر کو واگزار کی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق محکمہ داخلہ کے پرنسپل سیکریٹری فائنانس راج کمار گوئل نے بتایا کہ خریداری مرکزی وزارت داخلہ کی منظوری سے کی جائے گی، اور اس سلسلے میں قیمتوں کا احاطہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں تمام کوڈل ضوابط کو مکمل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ان گاڑیوں کیلئے کسی بھی ڈرائیور کی اسامی کو معرض وجود میں نہیں لایا جائے گا۔ آر کے گوئل نے بتایا کہ رقومات کا استعمال وزارت داخلہ کی جانب سے اسی چیز کی خریداری کیلئے کیا جائے گا، جس کیلئے.... 103

سرینگر پارلیمانی نشست کیلئے لوک سبھا انتخابات میں لوگوں کی شرکت پر شکریہ

دفعہ 370 کی منسوخی نے لوگوں کی صلاحیتوں اور امنگوں کو مکمل اظہار تلاش کرنے کے قابل بنایا: شاہ

سرینگر/14 مئی//

وزیر اعظم نریندر مودی نے سرینگر پارلیمانی حلقہ میں بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے والے لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ دفعہ 370 کی منسوخی نے لوگوں کی صلاحیتوں اور امنگوں کو مکمل اظہار تلاش کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اسی دوران وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کے نریندر مودی حکومت کے فیصلے سے جموں وکشمیر میں رائے شماری کے فیصد کے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور اس سے جمہوریت پر لوگوں کا اعتماد بڑھا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر پارلیمانی نشست کیلئے 38 فیصدی

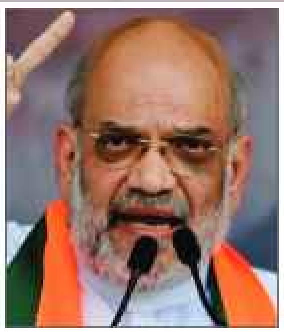

ووٹنگ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے ووٹ ڈالنے والے لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ دفعہ 370 کی منسوخی نے لوگوں کی صلاحیتوں اور امنگوں کو مکمل اظہار تلاش کرنے کے قابل بنایا ہے۔ سوشل میڈیا کے ایکس پلیٹ فارم پر وزیر اعظم..... 105

وادی کے آبی ذخائر کوڑے دانوں میں تبدیل

سرینگر/14 مئی//

وادی میں پلاسٹک کے استعمال، آبی ذخائر پر ناجائز قبضے، جنگلوں کے بے تحاشہ کٹاؤ اور شہری علاقوں میں اندھا دھند تعمیراتی عمل کو ماحول کے بگاڑ کی وجہ قرار دیتے ہوئے ماہرین نے ماحولیات مخالف سرگرمیوں پر روک لگانے کی وکالت کی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق.... 104

وادی کی سڑکوں پر خونین رقص جاری

آئے روز حادثات میں قیمتی جانیں ضائع ہوجاتی ہے

سرینگر/14 مئی//

وادی میں آئے روز سڑک حادثات پیش آ رہے ہیں جن میں قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہے جبکہ سڑک حادثات میں لوگ اپاہج اور شدید زخمی بھی ہو رہے ہیں تاہم ان سڑک حادثات کو کم کرنے کیلئے سرکاری یا رضاکار جماعتوں کی جانب سے کوئی بھی ٹھوس اقدامات نہیں اُٹھائے جا رہے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق آئے روز ٹریفک حادثات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کے دوران روزانہ قیمتی انسانی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ پہلے ایام میں سرینگر، جموں شاہراہ یا سرینگر لداخ سڑک یا پھر بھی ڈوڈہ بھدرواہ کے دشوار گذار پہاڑی راستوں پر سڑک حادثات رونما ہوتے تھے، اور ان حادثات.... 106

دفاعی صنعت کی دنیا صلاحیت کی کمی کا سامنا کر رہی ہے

سرینگر/14 مئی//

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ دنیا بھر میں دفاعی صنعت کو جاری جغرافیائی سیاسی تنازعات کی وجہ سے صلاحیت کی کمی کا سامنا ہے، دفاعی سیکرٹری گریدھر ارامانے نے کہا کہ یہ اس بات کے اشارے ہیں کہ دفاعی افادیت کی مانگ برسوں تک برقرار رہے گی۔ سی این آئی کے مطابق ممبئی میں مزاگون ڈاک شپ بلڈرز کی خدمات کے 250 ویں سال

کے موقع پر ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دفاعی سیکریٹری گریدھر ارامانے کہا کہ انوینٹریوں کو بنانے اور پوری کرنے کے لئے اگلے کئی سالوں تک مسلسل مطالبہ کیا جائے گا اور جو کچھ بھی دو جنگوں میں اڑا دیا گیا ہے، جو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، اس کی تجدید کی جائے گی۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی اور ان دوست ممالک کی حفاظت کی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت پیدا کریں جن کی ہمیں مدد کرنی ہے۔ 1774 سے شروع کرتے ہوئے، ملکیت 1960 میں حکومت ہند کو منتقل کر دی گئی۔ تب سے، اس.... 107

ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی کی 234 شکایات

11 ایف آئی آر درج، 80 شکایات میں نوٹس بھی جاری، انکوائری بھی شروع

سرینگر/14 مئی//

لوک سبھا انتخابات کے سلسلے میں جموں کشمیر میں 16 مارچ سے جاری ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی کی 234 شکایات موصول ہوئی اور اس سلسلے میں 11 ایف آئی آر درج کیے گئے ہیں کی بات کرتے ہوئے چیف الیکٹورل آفیسر پی کے پول نے کہا کہ 80 شکایات میں نوٹس بھی جاری کیے گئے اور 29 شکایات میں انکوائری شروع کی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق چیف الیکٹورل آفیسر جموں وکشمیر پانڈورنگ کے پول نے کہا کہ انہیں 16 مارچ سے ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ (ایم سی سی) کی خلاف ورزی کی 234 شکایات موصول ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا ''ہم نے ان شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے 11 ایف آئی آر درج کی ہیں۔ ہم نے 80 شکایات میں نوٹس بھی جاری کیے ہیں اور 29 شکایات میں انکوائری شروع کی گئی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ سرینگر ضلع میں سب سے زیادہ ایم سی سی کی خلاف ورزیاں رپورٹ ہوئی.... 108

جموں وکشمیر اس وقت نازک دور سے گزر رہا ہے

اے بی اور سی ٹیمیں مسلمانوں کیخلاف بھاجپا کی زہر افشانی پر خاموش کیوں

سرینگر/14 مئی//

اے، بی اور سی ٹیمیں مسلمانوں کیخلاف بھاجپا کی زہر افشانی پر خاموش کیوں ہے کا سوال کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر اور پارلیمانی امیدوار برائے بارہمولہ عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں وکشمیر اس وقت نازک دور سے

گزر رہا ہے، آج ہمارے وجود کو خطرہ لاحق ہے۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس نائب صدر اور شمالی کشمیر بارہمولہ پارلیمانی نشست کیلئے پارٹی اُمیدوار عمر عبداللہ نے اپنی انتخابی مہم جاری رکھتے ہوئے ضلع بارہمولہ میں متعدد ورکرس میٹنگوں، روڈ شو اور عوامی اجتماعات سے خطاب.... 109

سرحدوں پر ڈرون کی بڑھتی سرگرمیوں میں اضافہ

60 دنوں میں ہند پاک بین الاقوامی سرحد کیساتھ 49 ڈرون برآمد

سرینگر/14 مئی//

پاکستان کے ساتھ لگنی والی سرحدوں پر ڈرون کی بڑھتی سرگرمیوں کے بیچ سیکورٹی ایجنسیوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ملک میں جاری لوک سبھا انتخابات کیلئے لاگو ہونے والے ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کے بعد 60 دنوں

میں بی ایس ایف نے ہند پاک بین الاقوامی سرحد کے ساتھ 49 ڈرون یا تو مار گرائے یا برآمد کیے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق پاکستان کے.... 110

غیر مقامی ریڈہ فروش کی ہلاکت کی تحقیقات

SIA کے جنوبی کشمیر میں 11 مقامات پر چھاپے

سرینگر/14 مئی//

جنوبی قصبہ بجبہاڑہ کے جبلی پورہ میں غیر مقامی ریڈہ فروش کی ہلاکت کے کیس کے سلسلے میں سٹیٹ تحقیقاتی ایجنسی (ایس آئی اے) نے جنوبی کشمیر میں 11 مقامات پر چھاپے ڈالیں جس دوران وہاں تلاشیاں لی گئی اور تلاشیوں کے دوران الیکٹرانک آلات اور دیگر قابل اعتراض مواد بھی ضبط کر لیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق سٹیٹ تحقیقاتی ایجنسی (ایس آئی اے) نے جنوبی کشمیر کے 11 مقامات پر چھاپے ڈالیں جس دوران انہوں نے تلاشیاں لی۔ بتایا جاتا ہے کہ ریاستی تحقیقاتی ایجنسی (ایس آئی اے) نے اننت ناگ، کولگام اور شوپیاں سمیت تین اضلاع میں 11 مقامات پر تلاشی.... 111

جموں وکشمیر میں طویل مدت سے جمہوریت کا فقدان: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

یہ الیکشن عوام کے پاس مرکزی حکومت کے فیصلوں کیخلاف اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کا ایک بہترین موقع

سرینگر/14 مئی//

جموں وکشمیر میں ایک طول مدت سے جمہوریت کا فقدان چلا آ رہا ہے، ایک عوامی منتخبہ حکومت کی غیر موجودگی میں نہ صرف روزمرہ کی ضروریات زندگی سے لوگ محروم ہیں بلکہ بڑے بڑے اداروں کا کام بھی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ لوگوں میں اس افسر شاہی نظام کیخلاف زبردست ناراضگی پائی جا رہی ہے اور 5 اگست 2019 کے فیصلوں کو یہاں کے عوام نے قبول نہیں کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ٹیٹوال اور ننگڈار میں ورکرس کنونشنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ پارلیمانی انتخابات 5 اگست 2019 کے بعد یہاں منعقد

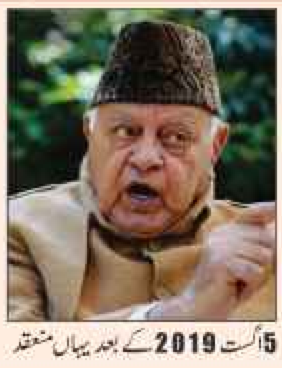

ہونا والے پہلا بڑا الیکشن ہے اور جموں وکشمیر کے عوام کے پاس مرکزی حکومت کے فیصلوں کیخلاف اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کا ایک بہترین موقع ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سوچ سمجھ کر اپنی حق رائے دہی کا استعمال کریں اور ملک کے ساتھ ساتھ پوری دنیا تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ جموں وکشمیر کے عوام... 112

اکھنور میں کنٹرول لائن پر پاکستانی شہری گرفتار

سرینگر/14 مئی//

جموں کے اکھنور علاقہ میں کنٹرول لائن کے نزدیک ایک گاؤں سے پاکستانی شہری کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ادھر پانچ افراد کی مشتبہ نقل وحرکت کی اطلاع ملنے کے بعد کٹھوعہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد کے قریب بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق بی ایس ایف نے جموں کے اکھنور ضلع میں لائن آف کنٹرول... 113

سعودی عرب، عازمین حج کو خاص ہدایت جاری

حج 2024 منیٰ میں خیمہ بستی آباد کرنے کی تیاریاں آخری مراحل میں

سرینگر/14 مئی//

سعودی وزارت صحت نے عازمین حج کو خاص ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آپ اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں تو اپنے اور دیگر عازمین کے بچاؤ کیلئے ویکسین لگوانے کا اہتمام کریں تاکہ آپ اور اطراف میں موجود عازمین صحت مند رہیں۔ اسی دوران

فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے دنیا بھر سے عازمین کی سعودی عرب آمد شروع ہو چکی ہے جن کیلئے منیٰ میں خیمہ بستی آباد کرنے کی تیاریاں بھی آخری مراحل میں ہے۔ سی این آئی کے مطابق سعودی خبر رساں ادارے.... 114

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن

فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز

اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جائیے اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیے: دریا یا سمندر کے کنارے جا کر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیے اور اسے پانی میں پھینک دیجیے، یا گھر کے باغیچے میں کھمبیوں کی دس اقسام تلاش کیجیے۔ یہ وہ عجیب نسخے ہیں جو آج کل اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پریسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیگر دواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قریب ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے، دماغی

اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک افسر کیرن مک کیلوی کے مطابق فطری مناظر دل و دماغ پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ بات سائنسی طور پر درست ثابت ہو چکی ہے۔ اگر مریض پہلی بار افاقہ محسوس کرے تو اسے قدرتی مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس روداد کو ایک کیلنڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ یا فروری میں پیاز اور دیگر جڑ والی سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں اور مارچ میں پالتو جانوروں کے ساتھ واک کی جا سکتی ہے۔

ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ ذیابیطس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر کلوای ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوا کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجیے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لیے مفید ہے ہی ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی نکھارتا ہے۔ کم فیٹ و کیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔

سلاد کے طور پر استعمال کئے جانے والے کھیرے میں اریپسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے کے فوائد:

کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔

کھیرے کے روزانہ استعمال سے جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھیرے میں موجود عنصر کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے میں وٹامن اے بی 1، بی 6 سی، ڈی پوٹیشیم، فاسفورس، ایرن وغیرہ اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو صحت کے نظریہ سے بہت مفید ہے۔

کھیرا قبض سے نجات دلانے کے ساتھ ہی پیٹ کے کئی امراض کے لئے فائدہ مند ہے۔

سینے میں جلن میں مسلسل طور سے کھیرا کھانا فائدہ مند ہے۔

کھیرے میں موجود رس پین کریز سرگرم ہونے پر جسم میں انسولین بنتی ہے۔ انسولین جسم میں بننے پر ذیابیطس سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

کھیرا کھانے سے کولسٹرل کی سطح کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے دل سے متعلق بیماری ہونے کا خدشہ کم رہتا ہے۔

گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مرغی، مچھلی یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھایا جائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن یہ خدشہ درمیانے درجے کا ہو سکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف گوانگ لاِیو ہیں جو ہارورڈ ٹی ایچ چین اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53ہزار 852افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32ہزار 925خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17ہزار 104مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر، ذیابیطس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

اگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37ہزار 123افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو گیا۔ ان میں سے جن خواتین و حضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی، مرغی یا سرخ گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔

جن لوگوں نے مہینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلند درجہ حرارت پر پکانے سے اس میں بعض مضر صحت کیمیکل پیدا ہونے لگتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔

ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھنا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔

بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات بے قابو اضافہ کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پٹھوں (ماسلس) کی پرت کو سروسا کہتے ہیں جو کہ فیٹی ٹیشو، ایڈی پوزٹیشو زیالیمف کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر وہ غبارہ نما اعضاء ہے جہاں پر پیشاب (یورین) کے کلکشن کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار سے جتنے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا اوپری پرت کہتے ہیں۔ یہ ٹرانجشنل سیلس کی وجہ سے گھری ہوتی ہیں جسے یورو تھیلیم کہتے ہیں۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پراسٹیٹ گرنتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کنٹرکشن (سکڑن) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیاں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، استقاط حمل کا ہونا وغیرہ بلیڈر انفیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پٹھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکڑن کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین یورتھرا نام کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

بلیڈر کینسر کا پتہ کب چلتا ہے

بلیڈر کی باہری دیوار کی ماسلس (ماس پیشیوں) کی پرت کو کہتے ہیں جو کی فیٹی ٹیشو، ایڈی پوزٹیشو زیالیمف نوڈس کے بہت قریب ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر بلیڈر کی پرت سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 70 سے 80 فیصد بلیڈر کینسر کے مریضوں میں کینسر کا پتہ تبھی لگ جاتا ہے جب یہ باہری سطح میں ہوتا ہے جب کہ یہ بلیڈر کی دیوار کی اندرونی سطح میں ہوتا ہے۔

کینسر جب بلیڈر کی بیرونی دیوار میں شروع ہوتا ہے اسے سپرفیشل کینسر کہتے ہیں اور یہ غیر معمولی خلیات میں آئی سولیڈ پیچ کی طرح دکھتا ہے۔ اگر بلیڈر کی اندرونی دیوار پر انگلی نما نکلا ہوا حصہ پایا گیا تو اسے پیپلری ٹرانجشنل سیل کینسر کہتے ہیں۔

کبھی کبھی ٹیومر کا پتہ لگتا ہے جب کہ یہ گہرے طور پر بلیڈر کی اندورنی دیوار سے لیکر لیمف نوڈس اور دوسرے اعضاء میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر کے دیگر اقسام

بلیڈر کینسر کا ایک اور طرح کا ہوتا جس کو کارسینوما ان سیٹو کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کہ یہ کینسر صرف اسی جگہ پر رہتا جہاں پر اس کی شروعات ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ کینسر بلیڈر کو بہت گہرائی سے نہیں متاثر کرتا ہے لیکن اس کے کچھ علامات ہیں، یوری نیشن کے دوران جلن ہونا، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کے ذریعہ سائی ٹوکس سے جانچ کرنے کے بعد بھی یورولوجسٹ اس بیماری کو نہ پکڑ پائے۔ جانچ کے لئے بلیڈر کی باہری دیوار کو جو حصہ سرخ لگے وہاں کی بائیوپسی کرنی ہوتی ہے۔

اس کا پتہ ایک دوسری جانچ سے بھی لگایا جاتا ہے جسے کہ یورین سائیٹالوجی کہتے ہیں اور اس میں پیشاب کے سیل کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس جانچ میں پیشاب کا ایک نمونہ لیا جاتا ہے وار مائیکرواسکوپ کے اندر اس کی جانچ کر کینسر کے سیل کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بلیڈر کینسر کی تین علامتیں ہیں اور سبھی میں الگ الگ طرح کی سیل ہوتی ہیں:۔

تقریباً 90 فیصدی بلیڈر کے کینسر ٹرانجشنل سیل کارسینوماز کہلاتے ہیں۔

6 سے 8 فیصدی اسکیاِمس سیل کارسینوما

2 فیصدی ایڈنوکارسینوماز ہوتے ہیں۔

اس طرح کے پیدا ہونے والے انفیکشن جسے سیزوسومیاسی کہتے ہیں وہ بلیڈر کینسر کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ وہ مریض جن میں طویل وقت سے بلیڈر کی پتھری ہے ان میں بلیڈر کی دیوار پر سوزن اور لمبے وقت تک جلن کی وجہ سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ مریض جن میں پہلے بھی بلیڈر کینسر ہو چکا ہے ان میں اس بیماری کے دوبارہ ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامت:

پاخانہ یا پیشاب کے وقت خون آنا

ہمیشہ بخار رہنا

کھانسنے میں خون آنا

حیض کے دوران زیادہ خون آنا

چھاتی میں گانٹھ کا ہو جانا

بلیڈر کینسر کا علاج:

اس کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسموں کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:۔

سرجری

انٹراویسیکل تھراپی

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئی ہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کر کے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں ''schwannomas' کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود ٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا 'یہ بات سچ ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فرکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہو جائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپیگٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کر سکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کر کے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کر کے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی'۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے'۔

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

فرانسیسی سفیر میگھالیہ کی ثقافتی ماحولیاتی دولت سے لطف اندوز

شیلانگ// شیلانگ کے اپنے افتتاحی دورے پر جاتے ہوئے، فرانس کے سفیر تھیری میتھو نے میگھالیہ کے ماوفلانگ کا دورہ کیا، جو مشرقی خاصی پہاڑیوں میں واقع ایک تاریخی گاؤں ہے۔ شیلانگ کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے، سفیر میتھو نے فرانس اور ہندوستان کے درمیان غیر معمولی تعلقات پر زور دیا، فرانس اور میگھالیہ کے درمیان تعلقات کو گہرا کرنے کے راستے تلاش کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔" سفیر میتھو نے کہا کہ شیلانگ کا یہ میرا پہلا دورہ ہے۔ فرانس اور ہندوستان کے درمیان بہترین اور غیر معمولی تعلقات ہیں۔ میرے لیے میگھالیہ آنا یہ دیکھنے کے لیے اہم تھا کہ ہم فرانس اور میگھالیہ کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ اپنے دورے کے دوران، سفیر میتھو نے ثقافتی تبادلے اور ماحولیاتی ذمہ داری کی اہمیت پر زور دیا۔ میگھالیہ کے قدرتی عجائبات میں ڈوبے ہوئے، اور علاقے کے مقدس جنگلات اور حیاتیاتی تنوع پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ماحولیاتی تحفظ میں مقامی طریقوں سے سیکھنے کی شدید خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج صبح ایک مقدس جنگل کا دورہ کر کے خوشی ہوئی۔ ہمیں آپ سے سیکھنا ہے کہ ماحولیات، جنگلات اور حیاتیاتی تنوع کی حفاظت کیسے کی جائے۔ کھیلوں کے لیے میگھالیہ کے جذبے کو تسلیم کرتے ہوئے، سفیر میتھو نے ممکنہ تعاون کی طرف اشارہ کیا، خاص طور پر اولمپک کھیلوں کی فرانس کی آئندہ میزبانی کی روشنی میں۔ انہوں نے میگھالیہ میں کھیلوں کی مقبولیت کو تسلیم کیا اور دونوں خطوں کے درمیان مضبوط ثقافتی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے اس جوش و جذبے سے فائدہ اٹھانے کا تصور کیا۔ سفیر میتھو نے مزید کہا،" ہمارا تعاون کھیلوں کے شعبے میں ہے، ایک ایسی ریاست میں جہاں کھیل بہت مقبول ہیں۔ چند ماہ میں فرانس اولمپک گیمز کا خیر مقدم کرے گا۔ مزید برآں، سفیر میتھو نے شیلانگ میں ہونے والی فرانسیسی اور ہندوستانی فوجوں کے درمیان قابل ذکر فوجی مشقوں کے منصوبوں کا انکشاف کیا۔ یہ تقریب نہ صرف دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون کو اجاگر کرتی ہے بلکہ اس طرح کی مصروفیات کو آسان بنانے میں میگھالیہ کی اسٹریٹجک اہمیت کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ سفیر میتھو نے یہ بھی کہا،" پیر کو، ہم شیلانگ میں فرانسیسی اور ہندوستانی فوج کے درمیان ایک بڑی فوجی مشق کا اہتمام کریں گے۔ اپنے میگھالیہ کے دورے کے دوران، فرانسیسی ایلچی کی خطے کی ثقافتی اور ماحولیاتی دولت کی کھوج مستقبل میں تعاون کے لیے مرحلہ طے کرتی ہے۔ ثقافتی تبادلے سے لے کر ماحولیاتی اقدامات تک، ان کا دورہ فرانس اور میگھالیہ کے درمیان تعاون کو بڑھانے کے لیے ایک امید افزا راستہ کا اشارہ کرتا ہے۔

بھارت مغرب میں غلط معلومات، غلط بیانیوں کا مقابلہ کر رہا ہے/ ڈاکٹر بھرت بارائی

نئی دلی// ایک انتخابی چکر کے درمیان مغرب میں ہندوستانی جمہوریت کے بارے میں غلط معلومات اور جھوٹے بیانیے پیدا کیے جا رہے ہیں۔ ہندوستانی نژاد امریکی کمیونٹی کے ایک ممتاز رہنما نے کہا ہے کہ ہندوستان کو استعماری ذہنیت کے حامل کچھ لوگوں کی تنقید سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔ امریکہ سمیت مغربی پریس میں شائع ہونے والی خبروں اور تبصروں کی تعداد کا حوالہ دیتے ہوئے، جو بھارت میں جمہوریت، آزادی اظہار اور انسانی حقوق کے بارے میں سوالات اٹھاتے ہیں، شکاگو میں مقیم ڈاکٹر بھرت بارائی نے کہا کہ اس کے بارے میں سوچیں۔ ہندوستان میں نریندر مودی کو گالی دے رہے ہیں، اگر جمہوریت نہ ہوتی، آمریت ہوتی تو وہ ایسا کیسے کر پاتے۔ تقریباً 66 فیصد، یہاں تک کہ امریکہ میں بھی آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جمہوریت کام نہیں کرتی؟ ڈاکٹر بارائی، جو ایک معروف آنکولوجسٹ ہیں، نے ہندوستانی جمہوریت کے ناقدین پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کا ایک طبقہ غلط معلومات پھیلا رہا ہے اور بھارت کے بارے میں غلط بیانیہ تیار کر رہا ہے۔" میرے خیال میں ایک مکمل غلط معلومات ہے، مکمل غلط بیانیہ، چاہے وہ جان بوجھ کر ہو یا ناقص معلومات یا غلط معلومات کی وجہ سے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان میں" بہت متحرک" جمہوریت ہے۔" میرا احساس یہ ہے کہ مغرب کے کچھ لوگ اب بھی نوآبادیاتی ذہنیت رکھتے ہیں، وہ اب بھی سمجھتے ہیں کہ وہ دنیا کے سپریم جج ہیں، وہ وہی ہیں جو فیصلہ کرنے والے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں کیا ہوتا ہے، اور وہ آیت اللہ (اہم رہنما) ہونے والے ہیں جو حتمی لفظ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے پچھلے 10 سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔ یہ دنیا کی پانچویں بڑی معیشت بن گئی ہے۔ یہ عسکری طور پر بھی ترقی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعی غیر مسلک ہے۔ 'یہ (ہندوستان) امریکہ کے ساتھ، برطانیہ، آسٹریلیا اور جرمنی کے ساتھ دوست ہے۔ لیکن اس کی روس کے ساتھ دوستی بھی ہے۔ لہٰذا، ہندوستان کو اس قسم کی تنقید سے نہیں روکا جا سکتا۔ خوش قسمتی سے، وزیر اعظم نریندر مودی اس طرح کے تمام غیر ضروری مشوروں سے نمٹنے کے لیے کافی پراعتماد اور کافی مضبوط شخصیت رکھتے ہیں۔ بارائی نے سکھ علیحدگی پسندوں کے خلاف کارروائی نہ کرنے پر کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو پر بھی تنقید کی جو" کھلے عام انڈیا اور ہندوستانی رہنماؤں کے اندر تشدد کی منصوبہ بندی اور حمایت کر رہے ہیں۔ وہاں پنّن جیسے لوگ ہیں، جو کھلے عام دھمکیاں دیتے ہیں کہ وہ بم ڈالنے جا رہے ہیں، وہ ہوائی جہاز کو اڑانے جا رہے ہیں..... ہندوؤں سے کہہ رہے ہیں کہ وہ کینیڈا سے نکل جائیں۔ ان سے کچھ نہیں ہوتا۔ مسٹر ٹروڈو کس قسم کے امن و امان کی بات کر رہے ہیں جب ایک بھی شخص گرفتار نہیں ہوا۔ خالصتان کا مسئلہ صرف کینیڈا میں ہے، شاید تھوڑا سا امریکہ میں۔ اگر امریکی حکومت انہیں زمین کا ایک ٹکڑا دینا چاہتی ہے تو انہیں خوش رہنے دیں۔ سب کے بعد، وہ غیر ملکی شہری ہیں۔ وہ یا تو امریکہ کے شہری ہیں یا کینیڈا کے شہری۔ انہیں ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں مداخلت کرنے کا کیا حق ہے؟

ہندوستانی کئی معاملوں میں امریکیوں سے بہتر ہیں/ امریکی سفیر

نئی دلی// ہندوستان میں امریکی سفیر ایرک گارسیٹی نے ملک میں جمہوریت کے بارے میں خدشات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستانی کئی لحاظ سے امریکیوں سے بہتر ہیں۔ گارسیٹی نے یہ ریمارکس جمعرات کو نئی دہلی میں کونسل آن فارن ریلیشنز کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دیئے۔ بائیڈن انتظامیہ کے اعلیٰ سفارت کار نے یہ بھی کہا کہ انہیں یقین ہے کہ" اب سے 10 سال بعد، ہندوستان ایک متحرک جمہوریت بننے والا ہے جیسا کہ آج آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے معاملے میں ہے"۔ ہندوستان میں جمہوریت کی حیثیت پر تشویش کا اظہار کرنے والے ایک سوال کے جواب میں، امریکی ایلچی نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح پہاڑوں میں ووٹنگ مشین ایک شخص کے لیے لی جاتی ہے تاکہ وہ اپنا ووٹ ڈال سکے۔ ایک بار پھر، ایسی چیزیں ہیں جو شاید بدتر ہیں، اور ایسی چیزیں ہیں جو بہتر ہیں۔ ان کا ایک قانون ہے، آپ ووٹ ڈالنے کے لیے دو کلومیٹر سے زیادہ نہیں جا سکتے۔ امریکی ایلچی نے کہا کہ ہندوستان میں الیکشن کے وقت لوگ ٹرکوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کسی کے پاس نقدی نہیں ہے۔ شاید وہ ان پیسہ ہے، جیسا کہ وہ اسے یہاں ریاستہائے متحدہ کے کچھ شہروں میں کہتے ہیں، فلاڈیلفیا، یہ ایک روایت کی طرح ہے، جہاں نقد قسم سے آپ کو ووٹ ملتے ہیں اور اس طرح کی چیزیں۔ لہٰذا، میں ان کی کچھ چیزوں سے متاثر ہوا ہوں۔ در حقیقت، گارسیٹی نے یہ بھی کہا کہ ایسی چیزیں ہیں جن پر وہ نظر رکھتے ہیں۔" میں صرف اس بات سے متفق نہیں ہوں کہ ہم ان کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں۔ ہم نے انہیں باہر نکال دیا۔ یہ صرف ایک ہی چیز نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے، کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم صرف اتنا ہی کہیں۔ لیکن یہ اتنا اہم رشتہ ہے کہ سارا دن صرف یہ کہتے ہوئے گزارا جائے کہ آپ حاصل نہیں کر رہے ہیں۔

بھارت کی قرض کی ادائیگی کی آخری تاریخ بڑھانے کیلئے ہاں/ مالدیپ

مالے (مالدیپ)// مالدیپ کے وزیر خارجہ موسیٰ ضمیر نے کہا ہے کہ مالدیپ میں ہندوستان کے تعاون سے چلنے والے پروجیکٹوں کو تیز کرنے میں اہم پیش رفت ہوئی ہے، کیونکہ انہوں نے ان پروجیکٹوں کی بحالی اور تکمیل کو ترجیح دینے کے حکومت کے عزم پر زور دیا۔ مسٹر ضمیر، جنہوں نے اپنے پہلے ہی دو طرفہ سرکاری دورے پر 8 سے 10 مئی تک ہندوستان کا دورہ کیا، کہا کہ وہ اور ان کے ہندوستانی ہم منصب ایس جے شنکر نے 9 مئی کو اہم معاملات کو حل کرنے کے لیے دو طرفہ بات چیت کی جس کا مقصد ہندوستان کی مالی مدد سے شروع کیے گئے منصوبوں کو تیز کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس جے شنکر کے ساتھ بات چیت میں ان منصوبوں کو انجام دینے کے لیے سونپی گئی کمپنیوں کی آپریشنل حرکیات پر توجہ مرکوز کی گئی۔ صدر کے دفتر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر ضمیر نے کہا کہ ہندوستان نے مالدیپ کو 200 ملین ڈالر کے قرض میں سے 150 ملین ڈالر کی ادائیگی کی آخری تاریخ میں توسیع کرنے کا گرین سگنل دیا ہے۔ یہ قرض پچھلی حکومت نے 2019 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد حاصل کیا تھا۔ مسٹر ضمیر نے کہا کہ ہندوستان کو واجب الادا 200 ملین ڈالر میں سے 50 ملین ڈالر جنوری میں ادا کر دیے گئے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانی حکومت نے بقیہ 150 ملین ڈالر کی واپسی کی مدت میں توسیع کے بدلے کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ مالدیپ میں پچھلی انتظامیہ کے دوران ہندوستان سے قرضوں اور گرانٹس کے ذریعے اقدامات کا ایک سپیکٹرم شروع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے تعاون سے چلنے والے منصوبوں کو تیز کرنے میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ انہوں نے موجودہ حکومت کے ان منصوبوں کی بحالی اور تکمیل کو ترجیح دینے کے عزم پر زور دیا۔ انہوں نے اپنے حالیہ دورہ ہندوستان کے دوران اس کوشش کے لئے اپنی لگن پر بھی زور دیا۔ دونوں ممالک کے درمیان سرکاری بات چیت کے دوران، ایس جے شنکر نے مالدیپ میں ہندوستان کے جاری منصوبوں کی اہمیت کو دہرایا۔ مسٹر ضمیر کا ہندوستان کا دورہ چھ ماہ قبل چین کے حامی صدر محمد موئزو کے عہدہ سنبھالنے کے بعد سے دونوں ممالک کے درمیان دو طرفہ تعلقات میں تناؤ کے درمیان آیا تھا۔

ہندوستان دنیا میں ثالثی کے مقام کے طور پر ابھر رہا ہے/ وزیر خارجہ

نئی دلی// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا ہے کہ پچھلی چند دہائیوں میں، عالمی نظام نے ایک" دوبارہ توازن" دیکھا ہے جو اس کی نئی سمتوں کو تشکیل دے رہا ہے۔ ہندوستان کی آربیٹری بار کے آغاز کے موقع پر یہاں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر جے شنکر نے یہ بھی کہا کہ ہم آہنگی، ثالثی اور اختلافات اور تنازعات کو حل کرنے کی ضرورت اور بھی زیادہ ہو جائے گی" کیونکہ ہم وکست بھارت کی طرف اس سفر پر آگے بڑھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے ثالثی کے مقام کے طور پر ابھرنے میں یہ ایک" بہت اہم قدم" ہے۔" میں جانتا ہوں کہ آپ سب اس کی اہمیت کو مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مجھے، ایک وزیر خارجہ کے طور پر، آج اسے واقعی ایک بڑے تناظر اور ایک ایسے تناظر میں رکھنے دیں کہ میں اے جی (اٹارنی جنرل) کے حوالے سے ایک بار پھر مستعار لوں گا۔ ایک یونانی مشق جو میں یہاں استعمال کرتا ہوں وہ واقعی قانون، کاروبار اور سفارت کاری میں سے ایک ہے۔ اپنے خطاب میں، جے شنکر نے کہا،" پچھلی چند دہائیوں میں، عالمی نظام میں دوبارہ توازن دیکھنے میں آیا ہے جو اس کی نئی سمتوں کو تشکیل دے رہا ہے۔ اس کا ایک پہلو اداروں اور سرگرمیوں کا جمہوری ہونا ہے۔ جیسے جیسے معاشی صلاحیتیں ابھرتی ہیں یا، ہمارے معاملے میں، دوبارہ ابھرتی ہیں، یہ فطری بات ہے کہ اس کے متعدد ساتھی جنہیں بھی دنیا میں، بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے، جس تقریب کے لیے ہم آئے ہیں وہ دنیا میں طاقت، اثر و رسوخ اور صلاحیتوں کی وسیع تر تقسیم کا عکاس ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ظاہر ہے کہ یہ خود سے نہیں ہوتا اور اس کے لیے قیادت کے وژن کے ساتھ ساتھ اسٹیک ہولڈرز کے عزم دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسٹر جے شنکر نے کہا کہ اور یہ دراصل آج ملک میں دیکھا جا رہا ہے۔ ہندوستان اس وقت جی ڈی پی کے لحاظ سے پانچویں سب سے بڑی معیشت ہے اور جلد ہی تیسری بڑی معیشت بننے کا امکان ہے۔ وزیر نے مزید کہا کہ صرف یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ بین الاقوامی معیشت کے لیے ثالثی کی طرح اہم ڈومین کو بھی یہاں مناسب اظہار ملنا چاہیے۔ صرف اتنا ہی نہیں، دوسرے شعبوں کی طرح" ہمیں اعلیٰ معیار کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستان بھی مسابقتی دنیا میں کھڑا ہو۔ مسٹر جے شنکر نے بعد میں ایکس پر لانچ ایونٹ کی کچھ تصاویر شیئر کیں۔

اتراکھنڈ حکومت باسہولت چار دھام یاترا کو یقینی بنا رہی ہے/ دھامی

لکھنؤ// اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے شری بدری ناتھ دھام کے کپاٹ کھلنے کے موقع پر، چار دھام یاترا پر جانے والے تمام عقیدت مندوں کا پرتپاک استقبال کیا۔ پریشانی سے پاک یاترا کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کے عزم پر زور دیتے ہوئے، سی ایم دھامی نے اتوار کو کہا" ہماری کوشش ہے کہ سفر میں کسی کو بھی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، سفر کو منظم طریقے سے کیا جائے۔ سی ایم دھامی نے عقیدت مندوں سے اپنے آپ کو واقف کرنے کی اپیل کی۔ یاترا کے لیے روانہ ہونے سے پہلے سفر کے قواعد، بکنگ کے طریقہ کار، رجسٹریشن کی ضروریات اور موسم کی پیشین گوئی جیسی ضروری معلومات فراہم کی جا رہی ہے۔ ہم تمام عقیدت مندوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ابتدائی دنوں میں، زیادہ لوگ پہنچ رہے ہیں، اور میری درخواست ہے کہ وہ سفر کے قواعد، بکنگ، رجسٹریشن، موسم اور دیگر اہم تفصیلات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی سفر شروع کریں۔ میں بھگوان سے دعا کروں گا کہ سب کی خواہشات پوری ہوں اور یاترا کامیاب ہو۔ ملک کے سب سے قدیم اور مقدس ترین مقامات میں سے ایک کیدارناتھ دھام کے دروازے، جمعہ کو عقیدت مندوں کے لیے کھولے گئے تھے۔

'ایک ملک ایک انتخاب کے نفاذ سے ہمیں سال بھر کام کرنے کا موقع ملے گا/ مانک ساہا

بنا ملی پور (مغربی تریپورہ)// تریپورہ کے وزیر اعلیٰ مانک ساہا نے اتوار کے روز زور دے کر کہا کہ ایک قوم ایک انتخاب پالیسی پر عمل درآمد سے حکومتوں کو لوگوں کے لیے کام کرنے کے لیے مزید وقت ملے گا کیونکہ وہاں انتخابات کی وجہ سے وہاں کوئی پابندیاں نہیں ہونگی۔

ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ بورڈ نے نیشنل ٹیکنالوجی ڈے، 2024 منایا

نئی دلی// ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ بورڈ (TDB) محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے تحت 11 مئی کو آئی این ایس اے آڈیٹوریم آئی ٹی او نئی دلی میں نیشنل ٹیکنالوجی ڈے، 2024 منایا گیا۔ اس تقریب، جس کا موضوع تھا 'پائیدار مستقبل کے لیے صاف اور سبز ٹیکنالوجیز کو فروغ دینا' نے نامور سائنسدانوں، معززین، اور سوچ رکھنے والے رہنماؤں کے اتحاد کا مشاہدہ کیا گیا، جس کا مقصد ایک صاف ستھرا، سرسبز، اور زیادہ لچکدار قوم کی طرف ایک راستہ طے کرنا ہے۔ ہندوستان کے نیشنل الیکٹرک موبلٹی مشن پلان اور ہائبرڈ اور الیکٹرک وہیکلز کی تیز رفتار اپنانے اور تیار کرنے جیسے اقدامات کے ذریعے الیکٹرک گاڑیوں کے فروغ پر زور دیا، جس کا مقصد گرین ہاؤس گیسوں کے

اسرو چیف نے خلائی صنعت میں نجی شعبے کیلئے وسیع ترقی کی صلاحیت پر زور دیا

بنگلورو// بھارت کا خلائی ایجنسی اسرو کے چیئرمین ایس سومانتھ نے کہا ہے کہ ہندوستانی خلائی صنعت کی ترقی کے ایک نئے شعبے کے طور پر ملک میں نجی شعبے کو ایک زبردست موقع فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت ملک میں خلائی شعبے کو اگلے 5-10 سالوں میں 2 بلین ڈالر کی موجودہ سطح سے 9 سے 10 بلین ڈالر کی صنعت بننے کا تصور کرتی ہے۔ سومانتھ ہفتہ کو یہاں ایک تقریب میں نیسٹ گروپ کی فلیگ شپ کمپنی ایس ایف او ٹیکنالوجیز کے کاربن میں کمی کے اقدام کی نقاب کشائی کرنے کے بعد بول رہے تھے۔ کمپنی کی ایک ریلیز کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا کہ نجی شعبے کی 400 کمپنیوں نے اسرو کی طرف سے اپنے مختلف مشنوں کے لیے تیار کردہ ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ایس ایف او ٹیکنالوجیز جیسی کمپنیاں حکومت ہند کی جانب سے خلائی شعبے میں نئی پالیسی اقدامات سے مزید فائدہ اٹھانے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہیں۔ اسرو کے سربراہ نے مزید کہا، بھارتی خلائی صنعت ملک میں نجی شعبے کے لیے ترقی اور توسیع کے ایک نئے شعبے کے طور پر ایک زبردست موقع پیش کر رہی ہے۔ اس موقع کی مناسبت سے نیسٹ ہائی ٹیک پارک میں ایک پودا لگانے کے علاوہ، سومانتھ نے کیمپس میں پندریان کی نقل کی نقاب کشائی بھی کی جس میں ایس ایف او ٹیکنالوجیز اور اسرو کے تعاون کو اجاگر کیا گیا۔ انہوں نے بعد میں نیسٹ انجینئرز اور انتظامی ٹیم کے ساتھ بات چیت کی۔ ریلیز میں کہا گیا کہ نیسٹ گروپ کا کاربن میں کمی کا اقدام اقوام متحدہ کے 2035 تک 50 فیصد کمی اور 2040 تک صفر کے اخراج کو حاصل کرنے کے مقصد کے مطابق ہے۔ ایس ایف او ٹیکنالوجیز کا اسرو کے ساتھ کئی سالوں سے قریبی تعلق ہے۔ نیسٹ گروپ کے چیئرمین این جہانگیر نے کہا کہ اسرو کے ساتھ مختلف منصوبوں کے لیے بات چیت جاری ہے، جس میں پرجوش گگنیان مشن بھی شامل ہے۔

ہندوستان 2025 تک جاپان کو پیچھے چھوڑ کر چوتھی سب سے بڑی معیشت بن جائے گا/ امیتابھ کانت

نئی دلی// بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے مختلف میکرو اکنامک پیرامیٹرز کا حوالہ دیتے ہوئے ہندوستان کے جی 20 شیرپا اور نیتی آیوگ کے سابق سی ای او امیتابھ کانت نے پیش گوئی کی کہ 2025 تک ملک جاپان کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی چوتھی بڑی معیشت کے طور پر ابھرنے کیلئے تیار ہے۔ ہندوستان کی جی ڈی پی کا حجم اس وقت امریکہ، چین، جرمنی اور جاپان کے بعد پانچویں نمبر پر ہے۔ اس نے 2022 میں برطانیہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ صرف ایک دہائی پہلے، ہندوستانی جی ڈی پی دنیا میں گیارہویں سب سے بڑی تھی۔ اس وقت ہندوستان کی جی ڈی پی کا تخمینہ 3.7 ٹریلین امریکی ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ سٹیل، سیمنٹ، اور آٹو موبائل مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں دوہرے ہندسے کی نمو، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر میں عالمی رہنما، جس میں یو پی آئی ٹرانزیکشنز 134 بلین تک پہنچ گئی، جو تمام عالمی ڈیجیٹل ادائیگیوں کا 46 فیصد بنتی ہے۔ جن دھن، آدھار اور موبائل تثلیث کے تحت کھولے گئے کھاتوں میں کریڈٹ بیلنس کے طور پر 2.32 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ 2003-04 اور 2013-14 اور 2022-23 کے درمیان اوسط سالانہ افراط زر 2013-14 کے درمیان 8.2 فیصد سے کم ہو کر 5 فیصد رہ گئی کچھ دوسری چیزیں ہیں جو انہوں نے ہندوستان کی مضبوط ترقی کو قرار دیا۔ مرکزی حکومت کی سطح پر استحکام اور قابل تعریف مرکزی بینک کی مانیٹری پالیسی بھی نے حالیہ مہینوں میں ہندوستانی معیشت کے لیے ایک روشن تصویر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

RSETI راجوری میں خواتین کو خود کفیل بنانے کیلئے مفت تربیت فراہم کرنے کیلئے سرگرم

راجوری// دیہی ترقی اور خود روزگار ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آر ایس ای ٹی آئی) جموں وکشمیر میں خواتین کو ٹیلرنگ اور دیگر پیشہ ورانہ کورسز کی مفت تربیت فراہم کر رہا ہے تاکہ انہیں خود انحصار بنایا جا سکے۔ خبر رساں ایجنسی سے بات کرتے ہوئے، آر ایس ای ٹی آئی کے ڈائریکٹر رمن شرما نے کہا،" ہم نے گزشتہ سال 353 امیدواروں کو مختلف سرگرمیوں میں تربیت دی ہے۔ ہم نے خود سے کچھ امیدواروں کو متحرک کیا ہے اور کچھ این آر ایل ایم کے ذریعے ہیں اور باقی کھادی گاؤں کے بورڈ سے ہیں۔ 2024-25 کے لیے ایم او آر ڈی نے ہمیں 1000 کا ہدف دیا ہے، اس کے لیے ہم نے ڈیری فارمنگ پر ایک بیچ کا آغاز کیا ہے جو کہ ہمارے ساتھ سیلف ہیلپ گروپ کے امیدواروں نے اسپانسر کیا ہے۔

مودی کی تیسری بار وزیر اعظم بنے تو امریکہ، روس کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات بڑھیں گے/ ماہرین

نئی دلی// ممتاز سفارت کاروں کا ماننا ہے کہ اگر نریندر مودی جون 2024 میں تیسری مدت کے لئے وزیر اعظم بنیں تو ہندوستان امریکہ اور روس سمیت بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو بڑھانا جاری رکھے گا اور اس کا مقصد" وشوا بندھو" بننا ہے۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں نئی سمتیں- مودی 3.0 پر قومی سمپوزیم نے ایک ممکنہ مودی 3.0 حکومت/ ہندوستان میں اگلی حکومت کے تحت ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے نقشے بنانے پر توجہ مرکوز کی۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے ممتاز ماہرین نے ہندوستان کے بین الاقوامی نظام میں اضافے، جی ڈی پی میں 7 ٹریلین ڈالر کی نمو اور ممکنہ مودی 3.0 حکومت کے کلیدی اہداف کے طور پر ملک کی سافٹ پاور کو زیادہ تسلیم کرنے کی پیش گوئی کی۔ روس میں ہندوستان کے سابق سفیر اور سابق خارجہ سکریٹری کنول سبل نے کانفرنس کو بتایا کہ روس ہندوستان کے لیے ایک اہم پارٹنر کے طور پر جاری رہے گا۔ 2024 میں وزیر اعظم مودی اور صدر پوتن کے درمیان ایک سربراہی ملاقات ہوگی۔ ہندوستان اور روس کے رہنماؤں کے درمیان آخری سالانہ سربراہی اجلاس دسمبر 2021 میں نئی دلی میں منعقد ہوا تھا۔ آدھے دن کے سمپوزیم کا اہتمام سنٹر فار گلوبل انڈیا انسائٹس نے کیا تھا۔ سبل نے کہا کہ روس نے ہندوستان کے ساتھ شراکت داری کو پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت دینا شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ احساس تھا کہ یہ بھارت ہے جسے روس کی زیادہ ضرورت ہے۔ سبل نے زور دیا کہ بھارت اور روس دونوں کی طرف سے تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو بڑھانے کی حقیقی خواہش ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے، سبل نے کہا کہ روس کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات اگلے پانچ سالوں میں بڑھیں گے۔ ہندوستان امریکہ کے لیکچر دینے کے رجحان کو پیچھے دھکیلنا شروع کر سکتا ہے، جیسا کہ ہندوستان میں مذہبی آزادی کی حالت پر امریکی حکام کے تنقیدی ریمارکس میں دیکھا گیا تھا۔ امریکہ میں ہندوستان کے سابق سفیر ارون کے سنگھ نے کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات میں" مثبت رفتار" ہندوستان میں اگلی حکومت کے تحت جاری رہے گی چاہے جو بائیڈن یا ٹرمپ امریکہ کے انتخابات جیتیں۔ انہوں نے چین کے عنصر کو ہندوستان اور امریکہ کے مفادات کے درمیان ہم آہنگی کی ایک اہم وجہ قرار دیا۔ کانفرنس کے منتظم، سینٹر فار گلوبل انڈیا انسائٹس کے سی ای او، منیش چند نے کہا،" دنیا کے تین بڑے قطبوں - امریکہ، روس اور یورپ کے ساتھ تعلقات الگ الگ راستے پر پھیلتے رہیں گے۔

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ ایک تہذیبی واردات تھا۔ محبت کا قلعہ تھا۔ نفسیاتی حصار تھا۔ جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا...... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔ مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔ جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔ یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔ لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔ اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جاکر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا...... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔ کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔ مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔ لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔ لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔ اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔ لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔ یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔ اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔ میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔ محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کشمکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔ لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔ لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنادیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنادیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہورہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کرکے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کردی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوگئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔ لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-

حسین رؤف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تک میری افتادِ طبع کا تعلق ہے میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا، بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی، الہامی کتب اور نتائجِ فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی، یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کردیا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کرسکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے، چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کرلیا مگر بعض کو یکسر مسترد کردیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کرلیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں میں نے پراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا، مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کردیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کردیا گیا ہے، کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندو مت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہورہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاق تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندو مت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کرلینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (265-336 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کرسکتا تھا، مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی، اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہوسکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے، عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو کل کی فکر نہ کرو یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے، ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بےکار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر مجھے دعوت دی گئی کہ میں مسلمانوں کے طریق عبادت کا مشاہدہ کروں اور بعد میں کے کھانے میں بھی شرکت کروں۔ میں نے دیکھا کہ دنیا بھر سے مختلف رنگوں، زبانوں اور تہذیبوں کے مسلمان بھائیوں کی طرح یکجا ہیں اور ایک ہی زبان میں ایک ہی طریقے سے عبادت کررہے ہیں۔ یہاں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔ یہاں میں نے ایک ترک شہزادے کو بالکل عام لوگوں سے گھلے ملے ہوئے دیکھا۔ یہاں کسی امیر میں نہ دولت کا نشہ نظر آیا نہ اس نخوت کا مشاہدہ ہوا جو ایک انگریز اپنے سیاہ فام پڑوسی سے عموماً روا رکھتا ہے۔ یہاں مجھے کسی میں مضحکہ خیز قسم کا غرور نظر آیا نہ ریاکارانہ زہد و تقویٰ کی کوئی جھلک دیکھی۔ ساری فضا وقار، توازن اور اعتدال کا حسین امتزاج پیش کررہی تھی۔ میں بیان نہیں کرسکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آگئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ یہ لوگ اسباب و علل کو کس طرح غلط ملط کرتے ہیں۔ آخر یہ اسلام کو ان عوامل کے حوالے سے کیوں دیکھتے ہیں جنہوں نے باہر سے نفوذ کیا اور غیر فطری طریقے سے اسلام کی صورت کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اگر چیزوں کو جانچنے کا یہی معیار ہے تو پھر یہ لوگ نشاۃ ثانیہ کے دور کی مصوری کو کیوں دریا برد نہیں کردیتے۔ پھر عیسائیت کو قرونِ مظلمہ اور اسپین کے حوالے سے خون آشامی اور تباہی و بربریت کا سمبل کیوں نہ مان لیا جائے۔ یورپ کے لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ہر دور کی منصف مزاج عظیم شخصیتوں نے اسلامی تہذیب کو بنظر تحسین دیکھا ہے اور اس سمندر میں ایسے موتی پنہاں ہیں جو اب بھی سارے زمانے کی تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل سکتے ہیں۔

روزنامہ وطن سرینگر

پہلے پڑھائی پھر کام

تحریر
الطاف حسین جنجوعہ

دنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ترقی کا راز تعلیم، بہتر نظم و نسق اور اصول پسندی ہے۔ ان سب میں تعلیم ابتدائی اور لازمی جز ہے جس کے بعد دیگر چیزوں کی حصولی ممکن ہے۔ دنیا کے نقشے پر اسرائیل ملک ایک نقطہ اتنا دکھائی دیتا ہے۔ بحیرہ روم کے جنوب مشرقی کنارے پر واقع اسرائیل ملک کا کل رقبہ 21,937 مربع کلومیٹر ہے۔ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا 149واں ملک ہے۔ آبادی 9,054,000 لاکھ ہے۔ مجموعی گھریلو پیداوار فی کس 41,948 ڈالر اور مجموعی جی ڈی پی 395 بلین ڈالر ہے۔ سینکڑوں کے حساب سے ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں، جو دنیا کے مختلف ممالک میں اربوں کھربوں کا منافع کما رہی ہیں۔ بینکنگ، سائنس و ریسرچ، اقتصادیات، تعلیم ہر میدان میں اسرائیلی آگے ہیں۔ عالمی سطح کے اہم اداروں کی پالیسیوں، منصوبوں میں ان کا غلبہ ہے، بڑے بڑے سپر پاور ممالک کو اتنی جرات نہیں کہ وہ اسرائیل کو آنکھیں دکھا سکیں۔ یہ سب ممکن ہوا تعلیم سے۔ اسرائیل کے لوگوں نے تعلیمی طور خود کو اتنا تیار کیا ہے کہ وہ کسی سے بھی کسی بھی شعبہ میں مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں، بلکہ مقابلے کی دوڑ میں آگے ہیں۔

جموں وکشمیر کی بات کریں تو یہاں پر کشمیری پنڈت طبقہ صدیوں سے تعلیم یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے اور آج بھی ہے۔ 1990 کے ناساعد حالات کی وجہ سے کشمیری پنڈت گھرانوں نے وادی کشمیر سے نقل مکانی کی اور جموں، اودھم پور کے علاوہ انڈیا کی مختلف ریاستوں اور شہروں میں پناہ لی۔ آپ کو اپنی مال وجائیداد، مکانات وغیرہ چھوڑ کر ایک یا دو کمروں میں پورے کنبہ کے ساتھ رہنا پڑے، کتنا مشکل ہوگا، یہ بس وہی بتا سکتا ہے جو ان حالات سے گذرا ہو۔ کشمیری پنڈتوں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا مگر اپنے بچوں کی پڑھائی کو ذرا بھر متاثر نہیں ہونے دیا۔ جہاں رہائش اختیار کی، وہیں اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم دلانے کے مواقعے تلاش کئے۔ اگر چہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے انہیں دی جانے والی ماہانہ مالی امداد، مفت راشن، مفت بجلی وغیرہ سہولیات نے اہم رول بھی ادا کیا مگر وہ اتنی زیادہ بھی نہیں تھی کہ وہ کھل کر اپنے پر یا اپنی اولاد پر خرچ کرتے۔ بہترین نظم و نسق اور سلیقہ سے کم کھایا، اپنے اوپر اخراجات کم کئے مگر پڑھائی کو جاری وساری رکھا۔ حکومت سے ملنے والی امداد پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اڑوس پڑوس نجی سیکٹر میں کام کے مواقعے تلاش کئے، کئی دکان پر کام کیا۔ کچھ نے نجی دفاتر، اداروں اور ہوٹلوں میں کلریکل کام انتہائی کم اُجرت پر بھی شروع کئے، کئی جگہوں پر تو ایسا بھی ہوا ہے کہ کشمیری پنڈتوں نے کہا کہ ہمیں بس کام کرنا ہے، کام پر رکھ لو، اُجرت اپنی مرضی سے جو چاہیے دے دیں۔ جب کام ملا تو اپنی صلاحیتوں کا ایسا مظاہرہ کیا کہ اُس دفتر، اُس ہوٹل یا پرائیویٹ اسکول کے مرکزی کردار بن گئے۔ محنت، ایمانداری، دیانتداری کی ایسی مثال قائم کی کہ چند سالوں میں کشمیری پنڈتوں کے لیے نجی سیکٹر میں روزگار کے مواقعے کھل گئے۔ بینکنگ، دواساز کمپنیوں (فارماسیوٹیکل)، انشورنس کمپنیوں، پرائیویٹ اسکولوں، پرائیویٹ کلنک، اسپتالوں، وکلاء کے چیمبرز حتیٰ کہ ہر جگہ وہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ آج اگر آپ مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ جموں صوبہ کے اندر سرکاری و نجی سطح پر ہر شعبہ میں آپ کو کلریکل کیڈر سے لیکر اعلیٰ عہدوں پر کشمیری پنڈت نظر آئیں گے۔ سول و پولیس انتظامیہ، عدلیہ، سپورٹس، میڈیا، ہوٹل مینجمنٹ، انڈسٹری، کاروبار میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔

آج دنیا بہت تیزی سے آگے جا رہی ہے، جو اِس کے ساتھ نہیں چل پاتا، وہ بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے میں تعلیمی میدان میں اصلاحات کے عمل کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہر کوئی پڑھے۔ ملک میں نا صرف معیار تعلیم بہتر ہو بلکہ خواندگی کی شرح میں بھی اضافہ ہو۔ تعلیم انظام زندگی کا احاطہ کرتی ہے، ساتھ ہی معاشرے میں شعور اُجاگر کرنے اور بچوں کی اچھی تربیت میں بھی معاون ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کی شرح خواندگی سے لگایا جا سکتا ہے۔

تعلیم وہ روشنی ہے، جو اندھیرے کو مٹا دیتی ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ شعبہ تعلیم میں صنفی مساوات کا لازمی خیال رکھا جائے تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی باشعور اور پڑھی لکھی ہوں تاکہ وہ عملی زندگی میں کچھ کر سکیں اور نسلوں کی بھی بہتر پرورش ہو سکے۔

اگر ہم اپنی قوم وطبقہ کے تئیں مخلص ہیں، اس کی صحیح معنوں میں ترقی، فلاح وبہبودی چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے زیادہ توجہ اس بات پر دینی چاہیے کہ آپ کے گھر، اڑوس پڑوس، محلہ اور گاؤں میں زیادہ سے زیادہ بچے پڑھے لکھے ہوں، معیاری تعلیم حاصل کریں۔ زیر تعلیم طلبا کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچ کر موثر ان کی رہنمائی کریں تاکہ وہ ایک بہترین کیرئیر کا انتخاب کر سکیں۔ مزہ تو تب ہے کہ ہمارے گاؤں محلہ سے ڈاکٹر بھی پیدا ہو، انجینئر بھی ہو، سول وپولیس انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، جج، ماہرین تعلیم، دانشور، شاعر وادیب، کامیاب تاجر، تعلیم یافتہ سیاستدان بھی ہوں، تبھی جا کر ہم ترقی کے اس تیز رفتار دور کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آج جسمانی طاقت، تلوار اور ہتھیار کی کوئی اہمیت نہیں۔ آج ذہنی طاقت اور قلم کا دور ہے۔ تعلیم وہ طاقتور ہتھیار ہے جس کا استعمال کر کے آپ ہر میدان فتح کر سکتے ہیں اور یہ ایسا ہتھیار ہے جس کو کوئی چھین نہیں سکتا۔

گاؤں دیہات کے اسکولوں میں طلبا کے اندراج کی شرح اگر چہ زیادہ ہے مگر آٹھویں، دسویں یا بارہویں کے بعد اسکول چھوڑنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ اچھا مکان بنانے، گاڑی خریدنے اور شادی کے لیے مالی اخراجات کا بندوبست کرنے کے لیے نوجوان جلد ہی تعلیم چھوڑ کر محنت مزدوری کرنا شروع کر دیتے ہیں، جب اُن سے اس کی وجہ پوچھی جائے تو یہ جواب ملتا ہے کہ پڑھ لکھ کر نوکری تو ملتی نہیں، پھر کیوں اپنے سال برباد کریں، اس سے بہتر ہے کہ آج ہی کام کاج سنبھال لیں۔ پھر بعد ازاں ایسا وقت آتا ہے کہ کاروبار اور محنت مزدوری کا دائرہ بھی تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کئی تلخ تجربات سے گذرنا پڑتا ہے، ایک چپراسی کی منت وسماجت کرنی پڑتی ہے تو احساس ہوتا کہ کاش مزید پڑھائی حاصل کی ہوتی۔

اسکول چھوڑنے کی شرح کو روکنے اور نوجوانوں کو اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے سول سوسائٹی، علاقہ کے معززین، سیاسی وسماجی شخصیات اور غیر سرکاری رضا کار تنظیموں کا اہم رول بنتا ہے کہ تعلیم کے شعبہ پر خاص توجہ دی جائے۔ نوجوان کی ذہن سازی کی جائے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو، پھر چاہیے جو مرضی کاروبار کرو'۔ ہر شخص میں خداداد صلاحیتیں ہوتی ہیں، جو ہر دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا طریقہ صرف تعلیم ہی ہے۔ دنیا میں آنے کا مقصد صرف روٹی، کپڑا، مکان ہی نہیں۔ 'ہمارے پاس اچھا مکان ہو، اچھی گاڑی ہو، اچھی شادی ہو'...... کی سوچ سے باہر نکل کر خود سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا میں کس مقصد کے لیے آئے اور ہم نے اپنی قوم، علاقہ یا ملک کے لیے کیا خدمات انجام دیں، میری کنٹری بیوشن کیا رہی......؟۔ مفکر قوم سر سید احمد خان نے علی گڑھ تحریک سے مسلمانانِ ہند کی تعلیم وتربیت کے لیے جو تحریک شروع کی تھی، اُسی طرز پر ہر گاؤں میں سرسید احمد خان پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اُن کا خواب ابھی بھی ادھورا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر کے حالات یا مالی مسائل کی وجہ سے کوئی نوجوان تعلیم سے محروم نہ رہے۔ سب سے بہترین سرمایہ کاری اور خدمت خلق پڑھائی کے لیے بچے بچیوں کی بہتر رہنمائی اور ضروری مالی امداد ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو' کے نعرے کو عام کیا جائے اور اس سوچ کو فروغ دیا جائے کہ اگر آپ کو بھوک سے بھی سمجھوتہ کرنا پڑے تو کریں مگر تعلیم سے نہیں۔

سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری عروج پر

متعلقہ محکمہ بچہ مزدوری روکنے میں مکمل طور نا کام

ہر اتوار کو سرینگر کے لالچوک اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں لگنے والا سنڈے مارکیٹ میں اگرچہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کا ساز وسامان بیچ کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے دو وقت کی روٹی کما لیتے ہیں وہیں اس مارکیٹ کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ یہاں بچہ مزدوری عروج پر ہے اور اپنا ساز وسامان بیچنے کی لالچ میں امیر لوگ غریب بچوں کا استحصال کرتے ہیں۔ جن ہاتھوں میں قلم، کاغذ اور کتاب ہونا چاہیے تھی اُن ہاتھوں میں مختلف نوعیت کا ساز وسامان تھما کر ان سے کمائی کروائی جاتی ہے اور ان معصوم بچوں کو مشتِ ازخمونے چند پیسے دیے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سال کے دوران حکومت کی جانب سے عائد کئے گئے لاک ڈاؤن اور بعد ازاں کورونا وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کے نتیجہ میں لگنے والے لاک ڈاؤن کے نتیجہ میں سنڈے مارکیٹ بھی بڑی طرح سے متاثر ہوا اور یہاں کاروباری سرگرمیاں اکثر اوقات بند ہی رہیں۔ رواں برس کورونا وائرس کے پھیلاؤ کا دائرہ محدود ہو جانے اور یومیہ بنیادوں پر سامنے آنے والے کورونا وائرس معاملات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہو جانے کے بعد سے سنڈے مارکیٹ میں کاروباری سرگرمیاں ایک مرتبہ پھر بحال ہو گئی ہیں اور ہر اتوار کو جہانگیر چوک سے ٹی آر سی گراؤنڈ تک لگنے والے سنڈے مارکیٹ میں ایک مرتبہ پھر چہل پہل لوٹ آئی ہے۔ اس مارکیٹ میں ہزاروں کی تعداد میں چھاپڑی فروش چھاپڑیاں لگا کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی روٹی کما لیتے ہیں۔ سنڈے مارکیٹ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پوری وادی کے اندر زبردست شہرت پائی ہے اور اس کے نتیجہ میں اتوار کے روز وادی کے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ سنڈے مارکیٹ آ کر ملبوسات، کچن کا ساز وسامان اور دیگر ضرورت کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ اس دوران کچھ عرصہ سے یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ غیر مقامی لوگ حتیٰ کہ سیاح تک سنڈے مارکیٹ میں خریداری میں مصروف دکھائی دیتے ہیں اور اس طرح سے اس سستے بازار میں ہر اتوار کو کروڑوں روپے کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ اس دوران سنڈے مارکیٹ میں ہو رہے کاروبار کا ایک تاریک پہلو ابھر کر سامنے آیا ہے کہ یہاں بڑی تعداد میں مقامی اور غیر مقامی بچے مزدوری کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اور اس طرح سے سنڈے مارکیٹ بچہ مزدوری کو پروان چڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ مذکورہ مارکیٹ کے اندر کئی چھاپڑیاں لگانے والے لوگ غریب اور مفلوک الحال گھرانوں کے بچوں کو دہاڑی پر چھاپڑیاں حوالے کر دیتے ہیں اور ان سے طرح طرح کا ساز وسامان بیچنے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس دوران ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ ان غریب گھرانوں کے بچوں کو محض ایک یا دو سو بطور دہاڑی ادا کیا جاتا ہے جبکہ کمائی کا اکثر حصہ آسودہ حال ٹھیکہ دار لے جاتے ہیں۔ بچہ مزدوری پر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ جموں وکشمیر میں بھی مکمل پابندی ہے مگر اس کے باوجود بھی سنڈے مارکیٹ میں بچوں سے مزدوری کروائی جاتی ہے۔ جن بچوں کے ہاتھ میں قلم، کاغذ اور کتابیں ہونی چاہئیں تھیں انہیں پیسہ کمانے کے لئے معمولی سی دہاڑی پر لگایا جاتا ہے۔ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت "محکمہ لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ" کے نام سے باضابطہ طور ایک محکمہ کام کر رہا ہے مگر اس محکمہ کے حکام سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے میں مکمل طور نا کام ہوئے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ حکام بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے کوئی بھی اقدامات نہیں کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے موثر اقدامات کر کے یہاں کام کر رہے بچوں کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچائیں۔

پھانسی کی سزا اور عالمی قوانین

تحریر
ایڈووکیٹ ابوبکر سباق

حالیہ دنوں میں احمد آباد گجرات کی ایک عدالت نے سیریل بلاسٹ کے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے 38 ملزمین کو پھانسی کی سزا سنائی ہے، ان بلاسٹ کے دوران تقریباً 56 افراد جاں بحق ہوئے تھے جب کہ 200 سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے تھے، لگ بھگ 15 سال کے طویل عرصے کے بعد یہ فیصلہ آیا، اس فیصلے کے بعد کئی سوال موضوع بحث رہے جن میں ایک اہم موضوع ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا اور عالمی سطح پر پھانسی یا موت کی سزا کو لے کر ہوئے بدلاؤ کے تئیں رہا۔ دنیا کے اکثر وبیشتر ممالک اپنے دستور وقوانین میں تبدیلی کر کے موت کی سزا خصوصاً پھانسی کی سزا کو مکمل طور سے ختم کر چکے ہیں۔ لیکن کیا ہمارے ملک میں پھانسی یا موت کی سزا ہی انصاف کا واحد طریقہ ہے؟ وہیں دوسری طرف ملک کے ایک مخصوص اقلیتی طبقے کا خیال ہے کہ ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا صرف اسی ایک اقلیتی طبقے کے لیے ہی مختص ہے۔

1980 میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے "بچن سنگھ بنام اسٹیٹ آف پنجاب" کا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ سزائے موت صرف اور صرف بہت ہی مخصوص مقدمات (Rarest of rare cases) میں ہی دی جا سکتی ہے، لیکن چونکہ عدالتوں کو اپنی سمجھ اور صوابدید کے لحاظ سے تشریح وتوضیح کا اختیار حاصل ہے اس وجہ سے اس کی کوئی اصولی تعریف موجود نہیں ہے، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد رحم کرنے کا اختیار صرف صدر جمہوریہ کے پاس ہوتا ہے لیکن ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کے صدر جمہوریہ "مرسی پٹیشن" کو زیر التوا رکھنے کی پالیسی پر ہی عمل کرتے رہے ہیں۔

عالمی سطح پر پھانسی کی سزا یا سزائے موت پر ہمارے ملک کا نظریہ ابھی تک دگرگوں رہا ہے، اقوام متحدہ نے عالمی کنونشن برائے شہری وسیاسی حقوق کو پیش کیا تو دیگر ممالک کے ساتھ بھارت بھی اس کنونشن کے مطابق اپنے ملک سے پھانسی کی سزا کو ختم کرنے اور اس سمت میں پیش رفت کرنے کے لیے اصولاً پابند تھا لیکن اس کو ریٹیفائی کرنے کے بجائے بعد میں چین اور سعودی عرب کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی اس ریزولوشن کی مخالفت میں ووٹ دیا جس کے تحت سزائے موت پر کلی پابندی کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں سزائے موت کے خلاف یورپ میں پہلی بار تحریک شروع ہوتی ہے، اس سے پہلے سزائے موت کسی بھی جرم کی پاداش میں سنا دی جاتی تھی حتیٰ کہ چوری کے الزام میں بھی سزائے موت کی سزا سنائے جانے کے واقعات موجود ہیں۔ 1794 میں امریکہ کی ایک ریاست پنسلوانیہ نے پہلی بار سزائے موت کو لے کر سخت پالیسی بنائی جس کے مطابق صرف بہیمانہ قتل کے واقعات میں ہی سزائے موت دی جا سکے گی۔

نصف صدی کا عرصہ بیت جانے کے بعد انیسویں صدی کے دوران بھی بہت سے ممالک سزائے موت کے قوانین سے دست بردار ہوتے رہے، 1846 میں امریکہ کی ایک دوسری ریاست میچیگان نے سزائے موت کو قتل کے مقدمات میں بھی کلی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ لیا۔ 1863 میں وینیزویلا تاریخ کا پہلا ملک ہے جس نے قتل کے ساتھ دیگر خطرناک نوعیت کے الزامات میں بھی پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کیا، ان الزامات میں ملک سے غداری اور جنگی جرائم بھی شامل ہیں۔ یوروپین ممالک میں سین میرینو پہلا یوروپین ملک ہے جس نے 1865 میں پھانسی کی سزا کو قانونی طور پر پوری طرح سے ختم کرنے کا اعلان کیا۔

بیسویں صدی کے دوران سیاسی وسماجی بدلاؤ زیادہ رہے، نیدرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور اٹلی نے صدی کے اوائل میں ہی سزائے موت اپنے ممالک میں ختم کر دی تھیں، مسولینی نے اپنے دور میں دوبارہ اٹلی میں پھانسی کی سزا کو شروع کر دیا تھا۔ 1960 کی دہائی میں تقریباً 25 دیگر ممالک نے پھانسی کی سزا کے ساتھ ہی سزائے موت کو ختم کر دیا تھا، جب کہ ان میں سے کچھ ممالک نے "ملک سے غداری" کی سزا کے طور پر پھانسی یا سزائے موت کو باقی رکھا تھا۔ انگلینڈ نے 1965 میں ہی قتل کی سزا کے طور پر تو پھانسی کو ختم کر دیا تھا تاہم ملک سے غداری، جنگی جرائم جیسے جرائم کی سزا میں پھانسی کو برقرار رکھا گیا تھا جس کو 1998 میں پوری طرح ختم کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

پھانسی کی سزا کے خلاف آج پوری دنیا میں ایک بڑی تحریک کام کر رہی ہے، حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی ملکی وعالمی تنظیمیں پھانسی کی سزا کو حقوق انسانی کے خلاف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ یہ سزا بہت زیادہ اذیتناک ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو غیر انسانی بھی کہا جاتا ہے۔ 1971 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک رزولوشن پاس کیا کہ "حق برائے زندگی کی ضمانت کو پوری طرح سے یقینی بنانے کے لیے یونیورسل ڈکلیریشن آف ہیومن رائٹس کے ذریعے ان جرائم کو مزید محدود کیا جاتا ہے جن کی سزا کے طور پر پھانسی کی اجازت ہوگی، ہمارا ارادہ ومقصد ہے کہ ہم پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس ریزولوشن کی 1977 میں ایک بار پھر توثیق کی۔

1983 میں یوروپین یونین نے حقوق انسانی پر کنونشن کیا، نیز 1989 میں انٹرنیشنل کووننٹ برائے شہری وسیاسی حقوق کا انعقاد ہوا، جس کے تحت تمام ہی متفقہ ممالک سے یہ معاہدہ لیا گیا کہ وہ اپنے ممالک میں کسی بھی مجرم کو پھانسی کے تختے پر نہیں چڑھائیں گے، یعنی عملاً اس پر پابندی لگانے کو لے کر تجویز پاس کی گئیں۔ کونسل آف یوروپ نے 1994 میں اور پھر یوروپین یونین نے 1998 میں اپنی ممبرشپ کے لیے یہ شرط بنا دی کہ اگر کسی ملک میں ان کی تنظیمی ممبرشپ لینی ہو تو پہلے وہ اپنے ملک میں پھانسی کی سزا کو عملی طور روکیں گے نیز اس کے خاتمے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں گے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آرا،سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101

کیلئے مزید تحصیلات ہوں گی، ہم اسے آپ تک پہنچائیں گے"۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہندوستان میں کمزور ہو رہی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے رہنما پارٹی کے اقتدار میں واپس آنے کیلئے دعا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا "نیا ہندوستان جانتا ہے کہ دشمن کے علاقے میں کیسے گھسنا اور حملہ کرنا ہے۔ سرجیکل اور فضائی حملوں سے ہلے ہوئے پاکستان میں لیڈر اب دعا کر رہے ہیں کہ کانگریس کا شہزادہ ہندوستان کا وزیر اعظم بن جائے۔ لیکن، ہماری مضبوط قوم ایک مضبوط حکومت اور لیڈر چاہتی ہے"۔ انہوں نے کہا "کمزور کانگریس حکومت دہشت گردی کے مالکوں کو ڈوزیئر دیتی تھی۔ لیکن، مودی کی مضبوط حکومت دہشت گردوں کو ان کی زمین پر مار دیتی ہے۔ یہ اتفاق ہے کہ آج ہندوستان میں کانگریس کمزور ہوتی جا رہی ہے اور جب یہاں کانگریس مر رہی ہے اور وہاں پاکستان رو رہا ہے۔ اب پاکستانی لیڈر کانگریس کے لیے دعا کر رہے ہیں۔ پاکستان 'شہزادہ' کو وزیر اعظم بنانے کے لیے بے چین ہے اور کانگریس پہلے ہی پاکستان کی مداح ہے۔ پاکستان اور کانگریس کے درمیان یہ شراکت داری اب پوری طرح سے بے نقاب ہو چکی ہے"۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس امن اور ترقی کی دشمن تعمیر کا حوالہ دیتے ہوئے ترقی کے بارے میں اپنی حکومت کے ٹریک ریکارڈ کو بھی چھوا اور سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی وابستگی پر زور دیتے ہوئے اپوزیشن پر الزام لگایا کہ وہ خواتین کے تحفظات جیسے اقدامات کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔

102

سنگھ، امت شاہ، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، بی جے پی کے ریاستی صدر بھوپیندر چودھری، آسام کے وزیر اعلیٰ کلکٹریٹ پہنچے۔

103

رقومات کو واگزار کیا گیا ہے اور کسی بھی دوسرے مد میں رقومات کو منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

104

جموں وکشمیر میں سالانہ 51,000 ٹن سے زیادہ پلاسٹک کا فضلہ پیدا ہوتا ہے، لیکن ماخذ پر پلاسٹک کو جمع کرنے اور الگ کرنے کے سائنسی عمل کی عدم موجودگی میں، غیر بایوڈیگریڈیبل اشیاء خاص طور پر پلاسٹک کی بوتلیں اور پولی تھین کو آبی ذخائر، خالی زمین اور جنگلاتی علاقوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جموں کشمیر کے آبی ذخائر میں موجود مائیکرو پلاسٹک (پلاسٹک کے ذرات)، ماحولیاتی نظام اور انسانوں کے لیے یکساں خطرناک ہیں۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ جموں اور کشمیر میں دریاؤں کے ساتھ غیر الگ الگ ٹھوس فضلہ کو غیر سائنسی طور پر ٹھکانے لگانے سے شمال مغربی ہمالیہ میں مائکرو پلاسٹک کی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ ماہر ماحولیات و آچاریہ سری چندر کالج آف میڈیکل سائنسز میں تعینات ڈاکٹر تصدق حسین ایتو کا کہنا ہے کہ جموں کشمیر میں پلاسٹک کے تھیلوں کے وسیع استعمال کی ایک بڑی وجہ ممکنہ طور پر بڑھتا ہوا خوردہ سیکٹر (سپر مارکیٹس، کھانے، پینے کی اشیاء فروخت کرنی والی دکانیں) ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ غیر موثر فضلہ کے سلسلے کا ایک بڑا جزو پلاسٹک کا فضلہ، بشمول پلاسٹک لفافے، شیشے، چپس کے پیکٹ اور میگزین کور پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر تصدق کا ماننا ہے کہ جموں کشمیر میں فضلہ کو ٹھکانے لگانے والا ناقص نظام کی وجہ سے پلاسٹک کے کچرے کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ سنگین ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صارفین اپنی سہولت کی وجہ سے پلاسٹک کے تھیلوں کے استعمال سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جبکہ پورا معاشرہ ان کو ٹھکانے لگانے کے اجتماعی اخراجات برداشت کرتا ہے۔ ڈاکٹر اعجاز مقبول کا کہنا ہے کہ پلاسٹک کے تھیلے، بوتلیں اور دیگر اشیاء جھیلوں، اور ندی نالوں میں ڈالنے سے نہ صرف پانی کے ان ذرائع کا دم گھٹتا ہے بلکہ آبی حیات کو بھی نقصان پہنچتا ہے جو پلاسٹک کو خوراک سمجھتی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پلاسٹک مٹی کو آلودہ کرتی ہے اور یہ اس کی زرخیزی اور اس میں اگنے والے پودوں کی صحت کو متاثر کرتا ہے جبکہ جنگلی حیات اکثر پلاسٹک کا ملبہ کھاتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ زخمی ہوتے ہیں اور انکی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ انکا کہنا تھا کہ ایک نئی تحقیق نے جموں اور کشمیر میں دریائے جہلم میں مائیکرو پلاسٹک کے آلودگیوں کی موجودگی کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ دریائے جہلم کے کنارے میونسپل سالڈ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کی غلط جگہیں ان مائیکرو پلاسٹکس کا ممکنہ ذریعہ ہیں۔

105

مودی نے لکھا "میں خاص طور پر سرینگر پارلیمانی حلقے کے لوگوں کی حوصلہ افزا ٹرن آؤٹ کیلئے تعریف کرنا چاہوں گا، جو پچھلے کے مقابلے میں نمایاں طور پر بہتر ہے۔ اور نچلی سطح پر ہونے والے لوگوں کی خواہشات، یہ جموں وکشمیر کے لوگوں کے لیے خاص طور پر آپ کیلئے بہت اچھا ہے۔ ادھر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کو کہا کہ دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کے نریندر مودی حکومت کے فیصلے سے جموں وکشمیر میں رائے شماری کے فیصد کے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور اس سے جمہوریت پر لوگوں کا اعتماد بڑھا ہے۔ انہوں نے ایکس پر لکھا "مودی حکومت کے دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کے فیصلے کے نتائج بھی رائے شماری کے فیصد میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس نے جمہوریت پر لوگوں کے اعتماد کو بڑھایا ہے اور جموں وکشمیر میں اس کی جڑیں گہری ہوئی ہیں"۔ شاہ نے کہا کہ رائے شماری کے فیصد میں اضافے کے ذریعے جموں وکشمیر کے لوگوں نے ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے جنہوں نے دفعہ 370 کی شقوں کو منسوخ کرنے کی مخالفت کی اور اب بھی اس کی بحالی کی وکالت کر رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سرینگر لوک سبھا سیٹ پر 13 مئی کو 38 فیصد ووٹنگ ہوئی۔

106

سے پوری ریاست لرز جاتی تھی۔ لیکن آج کل روزانہ درجنوں لوگ شہروں اور قصبوں میں سفر کے دوران سڑک حادثات میں زخمی ہو رہے ہیں یا کئی جاں بحق ہو رہے ہیں۔ انتظامیہ اور عام لوگ بھی ان حادثات کو سرسری طور لیتے ہیں۔ اگر شہر سرینگر کا ہی جائزہ لیا جائے تو قریب 2 لاکھ چھوٹی بڑی گاڑیاں روزانہ سڑکوں پر چلتی پھرتی نظر آرہی ہیں۔ اکثر سڑکوں پر گھنٹوں تک ٹریفک جام ہوتا ہے کیونکہ نئی سڑکیں بنانے سے سرکار قاصر نظر آرہی ہے یہاں تک کہ سرکار پرانی سڑکوں کی مرمت بھی برائے نام کراتی ہے۔ سرینگر گاندربل سڑک، سرینگر پانپور سڑک اور نارہ بل سڑک پر روزانہ درجنوں لوگ موت کے حوالے بن جاتے ہیں۔ سڑکوں کی خستہ حالی، ڈرائیوروں کی تیز رفتاری، ٹریفک رولز کی خلاف ورزی ان حادثات کی بنیادی وجہ ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر جگہوں پر زیادہ تر حادثات موٹر سائیکل سواروں کے ہوتے ہیں کیونکہ موٹر سائیکل سوار بڑی تیز رفتاری سے سڑکوں پر فضول گھومتے نظر آتے ہیں اور وہ کسی بھی طور ٹریفک قوانین کی پاسداری نہیں کرتے۔ اکثر موٹر سائیکل سوار آسودہ حال گھرانوں کے بگڑے بچے ہیں جو موٹر سائیکل پر صرف آوارہ گردی کرتے ہیں، کہیں ٹیوشن کے نام پر کہیں کالج جانے کے نام پر اور کہیں کسی اور نام پر یہ لڑکے والدین کو موٹر سائیکل خریدنے کیلئے مجبور کرتے ہیں لیکن بعد میں یہی سواری ان کے موت اور جسمانی طور ناخیز ہونے کا باعث بن جاتی ہے۔ کچھ مدت پہلے سرینگر ٹریفک پولیس نے ایک زور دار مہم ان موٹر سائیکل سواروں کیخلاف شروع کی تھی جس دوران سینکڑوں موٹر سائیکل ضبط کئے گئے، درجنوں کیخلاف عدالتوں میں چالان پیش کئے گئے تھے۔ وی او آئی کے مطابق ٹریفک پولیس کی اس مہم کو عوامی حلقوں میں سراہا گیا تھا لیکن چند دن بعد ہی یہ مہم ٹھنڈی پڑگئی اور نتیجے کے طور آج پھر سڑکوں پر موت کا رقص ہو رہا ہے۔ ٹریفک یا سڑک حادثات پر عوامی حلقوں میں زبردست تشویش پائی جارہی ہے۔ ٹریفک دباؤ کو کم کرنے اور ٹریفک حادثات کو کم کرنے کیلئے سرکاری ایجنسیوں کو ایک دوررس پالیسی اختیار کرنی ہوگی۔ سڑکوں کی کشادگی کرنی ہوگی، تیز رفتاری کو روکنے کیلئے مختلف جگہوں پر خصوصی کیمرے نصب کرنے ہونگے تاکہ تیز رفتاری کے مرتکب پائے جانے والے لوگوں کی گاڑیاں یا تو ضبط کری جائیں یا ان کے ڈرائیونگ لائسنس منسوخ کئے جائیں، تب جاکر یہ ممکن ہے کہ بڑھتے ہوئے ٹریفک حادثات پر روک لگ سکتی ہے۔ ٹریفک پولیس اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کو اس سنجیدہ مسئلے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے، اور اسکے ساتھ ساتھ والدین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو موٹر سائیکل عیاشی کیلئے فراہم نہ کریں کیونکہ یہ سواری ان کی موت کا باعث بن رہی ہے۔ ٹریفک قوانین کے حوالے سے جانکاری اور بیداری مہم چلانے کی بھی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ کو اہم رول ادا کرنا پڑے گا جبکہ سماجی سطح پر بھی ایک بیداری کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں علمائے دین، ائمہ مساجد اور مدرسین کا اہم بھی اہم رول بنتا ہے۔

107

نے 800 سے زیادہ بحری جہاز، 7 آبدوزیں، اور تقریباً 65 آف شور پلیٹ فارم فراہم کیے ہیں۔ جہاز بنانے والا اپنی برآمدی منڈی کے علاوہ ہندوستانی بحریہ کے زیادہ تر اثاثوں میں حصہ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے پاس ایک پورٹ فولیو ہے جو دنیا کے کئی دیگر شپ یارڈز کے لیے قابل رشک ہے۔ آپ کے پیچھے اس قسم کے ورثے اور روایت کے ساتھ، یہ ضروری ہے کہ آپ مستقبل کے لیے بھی اپنی صلاحیتوں کو بڑھانا شروع کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بحر ہند بحر الکاہل میں مرکزی کردار پر قابض ہے۔ ہندوستان کی ماضی کی زیادہ تر لڑائیاں اس پر حملہ کرنے والے لشکروں کے خلاف زمین پر لڑی گئیں، اس لیے ملک نے جہاز سازی کے طریقوں میں اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے میں بحریہ کو اتنی اہمیت نہیں دی۔ سیکریٹری دفاع نے کہا کہ اس نے ہمیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔

108

ہیں۔ انہوں نے کہا "ضلع سرینگر میں ایم سی سی کی 46 شکایات موصول ہوئی ہیں اور اس کے بعد جموں کی 43 شکایات ہیں"۔ انتخابی حکام نے بتایا کہ کل شکایات میں سے 15 کو ضلع شکایات سیل کو بھیج دیا گیا ہے۔ سرینگر میں انتخابی عہدیداروں نے بتایا کہ ایم سی سی کی 36 خلاف ورزیاں سرکاری میل کے ذریعے موصول ہوئی ہیں جن میں سے 21 سرکاری ملازمین کے خلاف تھیں، دیگر اور 15 امیدواروں یا پارٹیوں کے خلاف تھیں۔ انہوں نے کہا "سرکاری ملازمین کے معاملے میں انکوائری جاری ہے اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر چار سرکاری ملازمین کو معطل کر دیا گیا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ ایم سی سی کی خلاف ورزیوں پر پارٹیوں، امیدواروں، کارکنوں کو نوٹس بھیجے گئے ہیں۔ انتخابی حکام نے کہا کہ ریاستی اور مرکزی ایجنسیوں نے انتخابی مدت کے دوران 10 مقامات پر 40 کروڑ روپے سے زیادہ کی نقدی، شراب، منشیات اور مفت ضبط کیے ہیں۔ جموں و کشمیر کے پانچ لوک سبھا حلقوں میں سے تین سیٹوں جموں، ادھم پور اور سری نگر میں انتخابات ہوئے ہیں۔

109

کیا۔ اس دوران اوڑی میں منعقدہ ایک عظیم الشان اجتماع اور سنگرامہ میں چناوی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر اس وقت نازک دور سے گزر رہا ہے، آج ہمارے وجود کو خطرہ لاحق ہے، آج یہاں نشیلی ادویات اور شراب کی دکانیں عام کی جارہی ہیں جبکہ مختلف حربے اپنا کر لوگوں کو زمینوں سے بے دخل کیا جارہا ہے، ہمارے مذہب پر روز حملے ہو رہے ہیں، کہیں یکساں سول کوڈ کی بات ہوتی ہے تو کہیں سجدہ کرتے ہوئے ایک نمازی کو لاتیں ماری جارہی ہیں، مسلمانوں کو نیچا دکھانے کیلئے بار بار طعنے دیئے جارہے ہیں اور ہمارے جذبات کیساتھ کھلواڑ کیا جارہا ہے اور یہ سب کچھ بھاجپا اپنے حقیر سیاسی مفادات کیلئے کر رہی ہے۔ بھاجپا کی مدد سے یہاں الیکشن لڑنے اترے سیب، بیٹ بال اور بالٹین والوں کو اس سب کا جواب دینا ہی ہوگا کہ وہ مسلمانوں کیخلاف بی جے پی کے اس ناروا سلوک کیخلاف آواز کیوں نہیں اُٹھا رہے ہیں؟ کیا یہ لوگ بھاجپا کے احسانوں تلے اتنے دبے ہیں کہ انہیں گجرات میں تراویح ادا کر رہے ہیں بچوں کو لہولہان کیا جانا نظر نہیں آ رہا ہے؟ کیا ان پر بھاجپا کے اتنے احسان ہیں کہ یہ لوگ وزیر اعظم سمیت بھاجپا کے لیڈران کی وہ تقریریں نہیں سن پاتے ہیں کہ جن میں ہندوؤں کو ڈرایا جارہا ہے کہ مسلمان ہندو خواتین کے زیور لے کر جائیں گے؟ آخر یہ سیب والے، بیٹ بال والے اور بالٹین والے بھاجپا کیخلاف لب کشائی کرنے سے اجتناب کیوں کر رہے ہیں؟ اوڑی میں منعقدہ فقید المثال پروگرام کا انعقاد ضلع صدر بارہمولہ و انچارج کانسٹی ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی نے کیا تھا جبکہ اس موقعے پر معاون جنرل سکریٹری اجے کمار سدھوترا، ٹریجرر شمی اوبرائے، کانگریس سینئر لیڈر جی این مونگا، شیخ عامر اور دیگر پارٹی عہدیداران بھی موجود تھے جبکہ سنگرامہ میں منعقدہ جلسے کا انعقاد انچارج کانسٹی خواجہ محمد یعقوب وانی نے کیا تھا جبکہ اس موقعے پر شمالی زون صدر جاوید احمد ڈار، ایڈوکیٹ شوکت احمد میر، ارشاد رسول کار اور دیگر عہدیداران بھی تھے۔ پیپلز کانفرنس کو ہدف تنقید بناتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ یہ جو سیب والے ہیں وہ Dignity & Development کی بات کرتے ہیں، مطلب عزت نفس اور تعمیر و ترقی لیکن جو شخص اپنی پارٹی کے جھنڈوں، پوسٹروں اور اشتہارات پر اپنے والد کی تصویر لگانے سے کتراتا ہو، جس نے اس تنظیم کی جنا ڈالی ہے، وہ عوام کو کس عزت نفس کی یقین دہانی کرا رہا ہے؟ باقی رہی بات تعمیر و ترقی کی، وہ ہندوارہ میں بخوبی عیاں ہے کہ موصوف نے بحیثیت ایم ایل اے اور وزیر ہندوارہ میں کون سا کمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اوڑی کیساتھ جو ناانصافی ہوئی، جب یہاں آر پار ٹریڈ بند کیا گیا، جب یہاں بارڈر ٹورازم بند ہوا، کیا اُس وقت اس سیب والے نے بات کی؟ یہ تو خود کو وزیر اعظم کا چھوٹا بھائی جتلاتا ہے، کیا یہ اُس وقت اپنے بڑے بھائی کیساتھ بات کر کے اوڑی کے لوگوں کو راحت نہیں پہنچا سکتا تھا؟ آج یہ کس منہ سے آپ سے ووٹ مانگ رہا ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ قلم دوات کا جو دوسرا امیدوار یہاں کھڑا ہوا ہے، وہ بحیثیت راجیہ سبھا ممبر ہر اُس دن غیر حاضر رہا جب بھاجپا کی کسی بل کیخلاف ووٹ ڈالنا تھا۔ کپڑے پھاڑنے اور ڈرامہ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، کیا کپڑے پھاڑنے سے یہاں بجلی آئیگی؟ کیا کپڑے پھاڑنے سے کسی کا روزگار ملے گا؟ موصوف سے پوچھئے کہ کپڑے پھاڑنے کے علاوہ انہوں نے کیا کیا؟ کیا انہوں نے نائب صدر کے انتخاب اور بھاجپا کی سہ طلاق جیسی بلوں کیخلاف ووٹ ڈالے؟ عمر عبداللہ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ آنیوالے انتخابات میں سوچ سمجھ کر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرے۔

110

ساتھ لگنے والی سرحد پر ڈرون کی سرگرمیاں میں آئے روز اضافہ دیکھا گیا ہے۔ پنجاب سیکٹر میں بین اقوامی سرحد پر ڈرون کی زیادہ سرگرمیاں دیکھی گئی ہے اور بی ایس ایف کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس کے مطابق ملک بھر میں لوک سبھا انتخابات کیلئے ضابطہ اخلاق نافذ ہونے کے بعد 49 مرتبہ بین الاقوامی سرحد پر ڈرون کی سرگرمیاں ہوئی ہے جس دوران کئی ایک تو نیچے گرا گیا جبکہ دیگر ان ایسے برآمد ہوئے۔ اعداد و شمار کے مطابق پنجاب کے علاقے اور کچھ راجستھان میں جنوری سے مئی کے عرصے میں 2022 سے نے کر اب تک تقریباً 13 گنا اضافہ دیکھا گیا ہے۔ بی ایس ایف کے ذریعہ تیار کردہ ڈیٹا شیٹ کے مطابق سیکورٹی ایجنسیوں نے 16 مارچ سے اب تک کل 49 ڈرون، یا یو اے وی، کو یا تو مار گرایا گیا یا برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ریکوری، 47، پنجاب میں ہوئی، سرحدی ریاست۔ جو اپنی 13 لوک سبھا سیٹوں کے لیے یکم جون کو ایک ہی مرحلے میں ووٹ ڈالے گی۔ پنجاب میں، امرتسر سیکٹر میں سب سے زیادہ ریکوری ہوئی، اس کے بعد فیروز پور، گورداسپور اور ابوہر۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ بی ایس ایف کے مطابق "انسانی ذہانت اور تکنیکی آلات دونوں کا استعمال ان غیر قانونی ڈرونز کو ڈاؤن یا ٹریک کرنے کیلئے کیا جارہا ہے جو کہ پاکستان کی سرحد کے ساتھ سیکورٹی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہیں کیونکہ یہ منشیات اور اسلحہ بھی ساتھ لاتے ہیں۔ پنجاب میں تعینات بی ایس ایف کے ایک سینئر افسر نے کہا کہ بی ایس ایف اور اسد دیگر ایجنسیوں، جیسے پنجاب اور راجستھان پولیس، انسداد منشیات کے مختلف محکموں وغیرہ نے، اضافی چوکسی اختیار کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کی ہدایات کے پیش نظر ڈرون کو ٹریک کرنے کی کوشش تیز کردی ہے تاکہ ان انتخابات کا عمل خراب نہ ہو۔ جو کبھی بھی منشیات اور ہتھیاروں کو بھی دھکیل دیتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق جبکہ 2022 میں جنوری سے 14 مئی کے دوران اس سرحد سے صرف چھ ڈرون مار گرائے گئے یا برآمد کیے گئے، 2023 میں یہ بڑھ کر 14 ہو گئے، اور اسی عرصے میں 2024 میں 75 ہو گئے جو کہ 2022 سے تقریباً 13 گنا زیادہ ہے۔ پورے 2022 میں مجموعی طور پر 22 ڈرونز کو گرایا یا برآمد کیا گیا جب کہ 2023 میں یہ تعداد 119 تھی۔

111

ل۔ ایس آئی اے کی جانب سے اس ضمن میں جاری کردہ ایک بیان کے مطابق یہ تلاشیاں پولیس اسٹیشن بجبہاڑہ کی ایف آئی آر نمبر 87/2024 کی جاری تحقیقات کے سلسلے میں کی گئیں جو کہ غیر مقامی ریڈو فروش راجا شاہ سے متعلق ہے جس کو ملی ٹنٹوں نے 17 اپریل کو جبلی پورہ علاقے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ تلاشی کے دوران کیس میں مختلف مضامین بشمول موبائل فون، الیکٹرانک آلات اور جاری تفتیش سے متعلقہ دستاویزات قبضے میں لے لی گئی ہیں جن کا مقدمہ کی تفتیش کے دوران فرانزک جانچ پڑتال اور تجزیہ کیا جائے گا۔

112

نے 5 اگست 2019 کے فیصلوں کو قبول نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ عوام کے پاس اُن جماعتوں اور خود ساختہ لیڈران کو بھی مسترد کرنے کا موقعہ موقع فراہم ہوا ہے جنہوں نے 2015 میں بھاجپا کو یہاں لایا اور اس تاریخی ریاست کا تہیہ تیغ کردیا اور یہاں ہر کسی طبقے کے لوگوں کو مصائب، مشکلات اور پریشانیوں کے بھنور میں ڈال دیا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی انتخابات کے اختتام پذیر ہونے کے ساتھ ہی اسمبلی الیکشن کا انعقاد ہونے والا ہے اور ہمیں آج سے ہی اس الیکشن کیلئے بھی تیاری کرنی ہوگی۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس جموں وکشمیر میں مکمل امن وامان اور خوشحالی کی متمنی ہے اور ہماری جماعت یہاں کے عوام کو آئینی اور جمہوری حقوق کی بحالی کیلئے ہر حال میں برسر جدوجہد رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں غیر یقینیت اور بے چینی کا خاتمہ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے یہاں بندوق لاکر یہاں کے بے گناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتروایا اور خود جاکر آر ایس ایس کی گود میں بیٹھ گئے وہ عوام کے کیا ہمدرد ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس جموں وکشمیر میں امن واستحکام کی بحالی اور تعمیر و ترقی کیلئے کام کرے گی اور ہر سطح پر لوگوں کی راحت رسانی کیلئے پیش پیش رہے گی۔ عوام کی ہر حال میں خدمت کرنا نیشنل کانفرنس کا بنیادی اصول رہا ہے اور پارٹی آج بھی اپنے سنہری اصولوں پر کاربند ہے۔

113

کے قریب ایک گاؤں میں پاکستانی شہری کو گرفتار کرلیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے پاکستانی دراندازی، جس نے اپنی شناخت ظاہر خان، کراچی کے رہنے والے کے طور پر کی ہے کو جموں کے مضافات میں کھور کے علاقے پلن والا میں کنٹرول لائن کے قریب ملن دی کھوئی گاؤں سے گرفتار کیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ اسے ایک پولیس پارٹی نے مشکوک انداز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھا اور اسے مقامی پولیس چوکی لے جایا گیا جہاں اس نے اپنی شناخت ظاہر کی اور دعویٰ کیا کہ وہ نادانستہ طور پر سرحد پار ہو گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتار شخص کے خلاف قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔ ادھر عہدیداروں نے بتایا کہ علیحدہ طور پر، کٹھوعہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد کے قریب کم از کم پانچ افراد کی مشتبہ نقل وحرکت کے بعد ایک بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کی گئی، جنہیں دہشت گرد سمجھا جاتا ہے۔ حکام نے بتایا کہ راجباغ علاقے کے گاؤں جوتھانہ میں پولیس، فوج اور بی ایس ایف کی طرف سے ایک مشترکہ تلاشی آپریشن شروع کیا گیا جب گاؤں والوں نے پانچ مشتبہ دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع دی جو کھانے کی تلاش میں تھے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (اے ڈی جی پی) جموں زون آنند جین اور بی ایس ایف کے انسپکٹر جنرل جموں فرنٹیئر ڈی کے بورا انسداد دہشت گردی آپریشن کی نگرانی کیلئے کٹھوعہ پہنچے۔

114

سبق ویب کی رپورٹ کے مطابق وزارت صحت نے ایکس اکاؤنٹ پر ایک پیغام جاری کیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اگر آپ حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو صحتی ایپ پر ویکسین لگوانے کے لیے دن، تاریخ اور ٹائم کی بکنگ کرالیں۔ وزارت صحت کے مطابق حج 2024 کیلئے داخلی عازمین کو کووڈ 19 ویکسین کی ایک خوراک، انفلوانزا ویکسین کی ایک خوراک اور اگر پانچ سال کے دوران گردن توڑ بخار کی ویکسین نہیں لی تو اس کی ایک خوراک ضروری ہوگی۔ یہ تمام ویکسین لینے کے بعد صحتی ایپ پر اسٹیٹس اپ ڈیٹ ہو جائے گا۔ وزارت صحت کے مطابق اس سال اندرون مملکت سے حج کرنے کے خواہشمند افراد کیلئے ویکسین لینا ضروری ہیں۔ ادھر فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے دنیا بھر سے عازمین کی سعودی عرب آمد شروع ہو چکی ہے جن کے لیے منیٰ میں خیمہ بستی آباد کرنے کی تیاریاں بھی آخری مراحل میں ہیں۔ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے دنیا بھر سے ہر سال لاکھوں عازمین حجاز مقدس آتے ہیں اور امسال بھی ان کی سعودی عرب آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے جب کہ سعودی وزارت حج عازمین کو سہولتوں کی فراہمی کے لیے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ وزارت حج کی جانب سے مشاعر مقدسہ (منیٰ، مزدلفہ اور عرفات) میں حجاج کرام کے استقبال کے لیے تیاریاں آخری مراحل میں داخل ہو گئی ہیں۔

از نیابت سری وار پورہ

عنوان: درخواست منجانب عاشق حسین آہنگر پسر محمد سلطان آہنگر ساکنہ موضع شوڑ پالپورہ پٹن نسبت OBC سرٹیفکیٹ بحق خود تحت ایس آر او 126/294

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کاروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ و بیانات نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل کو موضع شوڑ پالپورہ پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز سائل مذکور آہنگر کاسٹ سے تعلق رکھتا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے حق میں OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ علاوہ ازیں سائل مذکور کی آمدنی حد مقررہ سے کم ہے اور تفصیل کنبہ بذیل ہیں۔

نام مع ولدیت	عمر	پیشہ	ساکنہ
عاشق حسین آہنگر پسر محمد سلطان آہنگر	۳۳	لوہار	شوڑ پالپورہ
مسماۃ سلیمہ بانو زوجہ عاشق حسین آہنگر	۳۰	گھریلو کام	
فارس احمد آہنگر پسر۔۔۔	۴	زیر تعلیم	
عبدالصمد آہنگر پسر عبدالرحمن آہنگر	۷۰	زیر تعلیم	
مدہت جان دختر عاشق حسین آہنگر	۱	شیر خوار	

اس طرح کنبہ ۵ افراد پر مشتمل ہے۔ اگر کسی شخص کو مذکورہ کو سرٹیفکیٹ ہذا اجراء کرنے میں کوئی بھی عذر یا اعتراض ہو تو وہ سات دن کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سری وار پورہ

از نیابت کچواری باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار صاحب

عنوان: درخواست منجانب شبیر احمد گوجر دوئی ولد محمد شفیع گوجر دوئی ساکنہ لانہ لب تحصیل خانصاحب اجرائی ST سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی ST سرٹیفکیٹ پیش کی ہے جو کہ دفتر ہذا میں زیر کاروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع فرستوار میں موجود ہے۔ سائل بدستور موضع لانہ لب میں سکونت پذیر ہے اور تا حال کبھی بھی دوخلہ سے ترک سکونت نہ کی ہے۔ کنبے کی زرعی وغیر زرعی سالانہ 85000 روپے تک ہے اور کنبہ 8 افراد پر مشتمل ہے۔ اور تفصیل افراد کنبہ بذریل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی ماہوار
محمد شفیع گوجر دوئی ولد سراج الدین گوجر دوئی	۷۰		زمینداری	25000
فریدہ بانو زوجہ محمد شفیع گوجر دوئی	۵۸		گھریلو کام	
مشتاق احمد گوجر دوئی پسر محمد شفیع گوجر دوئی	۳۲		مزدوری	60000
حنیفہ بانو زوجہ مشتاق احمد گوجر دوئی	۳۱		گھریلو کام	
ادیبہ مشتاق دختر مشتاق احمد گوجر دوئی	۳		نوزائدہ	
صوبیہ مشتاق دختر۔۔۔	۱		نوزائدہ	
روبینہ شفیع دختر محمد شفیع گوجر دوئی	۲۷		گھریلو کام	
شبیر احمد گوجر دوئی پسر محمد شفیع	۲۳		زیر تعلیم	

قبل اسکے کہ سند مندرجہ الصدر کی کاروائی میں اگر کسی شخص مذکورہ کو سرٹیفکیٹ ہذا اجراء کرنے میں کوئی بھی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار صاحب

عنوان: درخواست منجانب حنیفہ بانو زوجہ مشتاق احمد گوجر دوئی ساکنہ لانہ لب تحصیل خانصاحب اجرائی ST سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی ST سرٹیفکیٹ پیش کی ہے جو کہ دفتر ہذا میں زیر کاروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع فرستوار میں موجود ہے۔ سائل بدستور موضع لانہ لب میں سکونت پذیر ہے اور تا حال کبھی بھی دوخلہ سے ترک سکونت نہ کی ہے۔ کنبے کی زرعی وغیر زرعی سالانہ 85000 روپے تک ہے اور کنبہ 8 افراد پر مشتمل ہے۔ اور تفصیل افراد کنبہ بذریل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی ماہوار
محمد شفیع گوجر دوئی ولد سراج الدین گوجر دوئی	۷۰		زمینداری	25000
فریدہ بانو زوجہ محمد شفیع گوجر دوئی	۵۸		گھریلو کام	
مشتاق احمد گوجر دوئی پسر محمد شفیع گوجر دوئی	۳۲		مزدوری	60000
حنیفہ بانو زوجہ مشتاق احمد گوجر دوئی	۳۱		گھریلو کام	
ادیبہ مشتاق دختر مشتاق احمد گوجر دوئی	۳		نوزائدہ	
صوبیہ مشتاق دختر۔۔۔	۱		نوزائدہ	
روبینہ شفیع دختر محمد شفیع گوجر دوئی	۲۷		گھریلو کام	
شبیر احمد گوجر دوئی پسر محمد شفیع	۲۳		زیر تعلیم	

قبل اسکے کہ سند مندرجہ الصدر کی کاروائی میں اگر کسی شخص مذکورہ کو سرٹیفکیٹ ہذا اجراء کرنے میں کوئی بھی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

اتر ریلوے

درخواست نوٹس

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، فیروز پور [illegible]

[illegible] 18-06-2024 [illegible] 15.00 [illegible]

[illegible] 15-05-2024 [illegible] 18-06-2024 [illegible]

www.nr.indianrailways.gov.in

1450/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE
MEHBOOB AHAD SOFI

IN THE CASE OF

1. SHAHIDA RAMZAN W/O GHULAM HUSSAIN DAR R/O HASSANABAD RAINAWARI S/A BEERUNI KATHI DARWAZA RAINAWARI

[CAVEATOR]

VS

PUBLIC AT LARGE

...[Non-Caveator']

In the matter of : Caveat petition in terms of sec 148-A CPC The caveators has a reason to believe and reasonable apprehension that the non caveators may file a suit against the caveators in the court of law before the Hon`ble Court.in case any Suit, appeal, writ,or any proceedings are filed before the Hon`ble court the caveators may be heard before passing any orders in absence of caveators.

ADVOCATE

از نیابت سرکل ہاروان تحصیل نارتھ سرینگر

عنوان: درخواست منجانب ستارہ بیگم زوجہ مرحوم شبیر احمد وانی ساکنہ کھمبر حضرت بل بغرض اجرائی ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اس کا شوہر مسمی بشیر احمد وانی ولد عبدالعزیز وانی ساکنہ کھمبر حضرت بل مورخہ 05/02/2023 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کا کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ متوفیہ	پیشہ
ستارہ بیگم	۴۵	بیوہ	گھریلو کام
روبینہ اختر	۲۵	دختر	---
شہنازہ اختر	۲۳	--	---
شاہد احمد وانی	۲۰	پسر	زیر تعلیم

مندرجہ بالا متوفی مذکور کے وارثان جائز ہیں اور کوئی بھی وارث جائز نہیں ہے۔ لہٰذا قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سرکل ہاروان تحصیل نارتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ڈپٹی چیف انجینئر/ پل/ ورکشاپ، شمالی ریلوے، جالندھر چھاؤنی کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے، اوپن ای۔ ٹینڈر کو دو پیکٹ سسٹم کے تحت طلب کی گئی ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	کام کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	زر ضمانت رقم (روپے)	کھلنے کی تاریخ	IREPS پر بولی لگانے کی تاریخ	ٹینڈر فارم کی لاگت (روپے)	کام تکمیل کی مدت
1.	OT-07-JRC-2024	شمالی ریلوے، برج ورکشاپ، جالندھر کینٹ کی جدید کاری کے تعلق میں ورکشاپ کے اندر مقررہ جگہ پر پانی کا انخلا و راستہ اور متعلقہ کاموں سمیت پری فیبر کیٹیڈ شیڈ کی ڈیزائن اور تعمیر۔	13,09,39,543.21	8,04,700.00	03.06.2024	20.05.2024 سے 03.06.2024	0	09 مہینے

ٹینڈر پیش کرنے اور ٹینڈر کھولنے کیلئے تاریخ اور وقت	ہر ایک کیلئے دکھائی گئی تاریخوں پر 15.00 بجے تک اور اسی وقت 15.00 بجے کے بعد۔
ویب سائٹ تفصیل جہاں ٹینڈر کی پوری تفصیل دیکھی جا سکتی ہے اور ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔	تفصیلی ای۔ ٹینڈر نوٹس شمالی ریلوے ویب سائٹ www.nr.indianrailways.gov.in پر دستیاب ہے اور ٹینڈر دستاویز www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔

نمبر: 80-W/30/Bridges/Invitation تاریخ: 11.05.2024 1439/24

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگیںہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کیمن گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور اسکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بد قسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت و خوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہو گئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومی کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظم شکوہ کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر جواب شکوہ لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,